www.freepdfpost.blogspot.com

مسلمان دلہن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مؤلف: داؤد جمیل

ناشر: عامر سجاد کمپوزینگ سنٹر

محلہ جنگی پشت قصہ خوانی بازار پشاور

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

مسلمان دلہن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مؤلف: داؤد جمیل

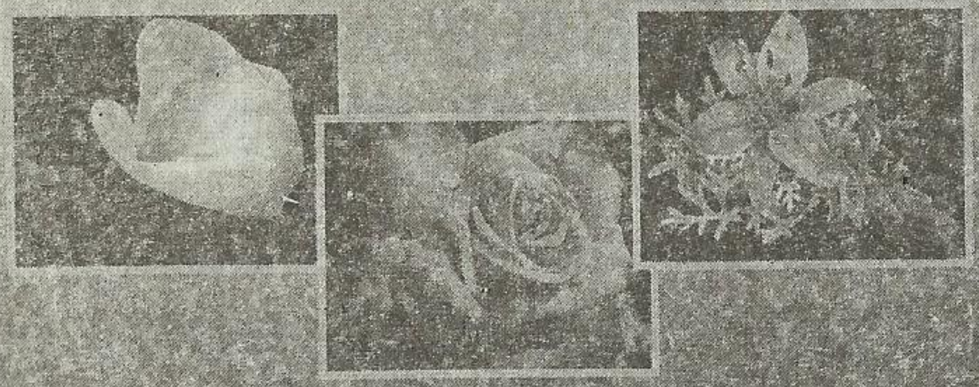

www.freepdfpost.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جملہ حقوق ڈیزائن کتابت لے آؤٹ بحق ناشر محفوظ ہے۔

نام کتاب: مسلمان دلہن

مؤلف: داؤد جمیل

کتابت: قاری عبدالرحمٰن

ڈیزائنر: عامر سجاد

قیمت: 30/-

www.pdfbooksfree.blogspot.com

عامر سجاد کمپوزنگ سنٹر

موبائل: 0333-9130628

بہترین ڈیزائینگ اور کتابت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

بیسمنٹ دکان # 2 صدف پلازہ محلہ جنگی پشت قصہ خوانی بازار پشاور شہر۔

وجہ تالیف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد! آج کل کی بڑھتی ہوئی بے دینی کے حالات اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے احقر نے اپنے جید علمائے کرام کی گرانقدر (قرآن وسنت پر مبنی) وعظ ونصیحت سے بھری کتابوں سے اقتباسات چُن چُن کر اپنے مسلمان بہنوں، بیٹیوں کیلئے مسلمان دلہن کے نام سے ترتیب دی ہیں

اس کتاب میں جہاں حقوق شوہر سے متعلق اور امور خانہ داری کے بارے میں تفصیل موجود ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس میں گھریلو ناچاکی، خاندان کی بربادی، بدنامی، اور پریشانی سے بچنے کی تدبیریں ذکر کی گئی ہیں۔ اُمید ہے کہ بہنیں اس کو خوب لگن اور شوق سے پڑھیں گی، اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے ترغیب دیں گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے احقر پڑھنے والوں اور پسند فرمودہ لوگوں ودیگر متعلقین کیلئے باعث ثواب دارین بنادے آمین ثم آمین۔

آخر میں گذارش ہے کہ مصنف یا مؤلف کتاب اور جن بزرگوں کی کتابوں سے استفادہ کر کے اس کتاب کے مضامین تیار کئے گئے یا دوران تیاری کتاب جن بزرگوں یا علماء حضرات سے رہنمائی کے مختلف مراحل میں کسی بھی طرح شریک ہیں اور جملہ معاونین کیلئے خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ دعا کرنے سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا لہٰذا اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(فقط آپ کی دعاؤں کا محتاج (داؤد جمیل عفی عنہ)

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

چند پند و نصائح

پہلی نصیحت

میری پیاری بیٹی! میری آنکھوں کی ٹھنڈک شوہر کے گھر جا کر قناعت والی زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا جو دال روٹی ملے اس پر راضی رہنا، جو روکھی سوکھی شوہر کی خوشی کے ساتھ مل جائے وہ اس مرغ پلاؤ سے بہتر ہے جو تمہارے اصرار کرنے پر اس نے ناراضگی سے دیا ہو۔

دوسری نصیحت

میری پیاری بیٹی! اس بات کا خیال رکھنا کہ اپنے شوہر کی بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اس کو اہمیت دینا اور ہر حال میں ان کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اس طرح تم ان کے دل میں جگہ بنالو گی کیونکہ اصل آدمی نہیں آدمی کا کام پیارا ہوتا ہے۔

تیسری نصیحت

میری پیاری بیٹی! اپنے زینت و جمال کا ایسا خیال رکھنا کہ جب وہ تجھے نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو اور سادگی کے ساتھ جتنی بھی مقدر ہو جائے خوشبو کا اہتمام ضرور کرنا اور یاد رکھنا کہ تیرے جسم و لباس کی کوئی بو یا کوئی بری ہیئت اسے نفرت و کراہت نہ دلائے۔

چوتھی نصیحت

میری پیاری بیٹی! اپنے شوہر کی نگاہ میں بھلی معلوم ہونے کیلئے اپنی آنکھوں کو سرمہ اور کاجل سے حسن دینا کیونکہ پرکشش آنکھیں پورے وجود کو دیکھنے والے کی نگاہوں میں جچا دیتی ہیں۔ غسل اور وضو کا اہتمام کرنا کہ یہ سب سے اچھی خوشبو ہے اور نظافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

پانچویں نصیحت

میری پیاری بیٹی! ان کا کھانا وقت سے پہلے ہی اہتمام سے تیار رکھنا کیونکہ دیر تک برداشت کی جانے والی بھوک بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند ہو جاتی ہے اور ان کے آرام کرنے اور نیند پوری کرنے کے اوقات میں سکون کا ماحول بنانا کیونکہ نیند ادھوری رہ جائے تو طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

چھٹی نصیحت

میری پیارے بیٹی! ان کے گھر اور ان کے مال کی نگرانی یعنی ان کے بغیر اجازت کوئی گھر میں نہ آئے اور ان کا مال لغویات نمائش و فیشن میں برباد نہ کرنا کیونکہ مال کی بہتر نگہداشت حسن انتظام سے ہو رہی ہے اور اہل و عیال کی بہتر حفاظت حسن تدبیر ہے۔

ساتویں نصیحت

www.pdfbooksfree.blogspot.com
www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

میری پیاری بیٹی! ان کی رازدار رہنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ ان جیسے بارعب شخص کی نافرمانی جلتی پر تیل کا کام کرے گی اور تم اگر اس کا راز اوروں سے چھپا کر نہ رکھ سکیں تو اس کا اعتماد تم پر سے ہٹ جائے گا۔ اور پھر تم بھی اس کے دور رخے پن سے محفوظ نہیں رہ سکو گی۔

آٹھویں نصیحت

میری پیاری بیٹی! جب وہ کسی بات پر غمگین ہوں تو اپنی کسی خوشی کا اظہار ان کے سامنے نہ کرنا یعنی ان کے غم میں برابر کی شریک رہنا۔ شوہر کی کسی خوشی کے وقت اپنے چھپے ہوئے غم کے اثرات چہرے پر نہ لائیں اور نہ شوہر سے ان کے کسی رویے کی شکایت کرنا۔ ان کی خوشی میں خوش رہنا (ان کی سیر کو قہر نہ کریں) اور نہ تم ان کے قلب کو مکدر کرنے والی شمار ہو گی۔

نویں نصیحت

میری پیاری بیٹی! اگر تم ان کی نگاہوں میں قابل تکریم بننا چاہتی ہو تو اس کی عزت اور احترام کا خوب خیال رکھنا اور اس کی مرضی کے مطابق چلنا، تو اس کو بھی ہمیشہ ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر ہر مرحلے میں اپنا بہترین رفیق پاؤ گی۔

دسویں نصیحت

میری پیاری بیٹی! میری اس نصیحت کو پلو سے باندھ لو اور اس پر گرہ

لگا لو کہ جب تک تم ان کی خوشی اور مرضی کی خاطر کئی بار اپنا دل نہیں مارو گی اور ان کی بات اوپر رکھنے کے لئے خواہ تمہیں پسند ہو یا ناپسند زندگی کے کئی مرحلوں میں اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشوں کو دفن نہیں کرو گی اس وقت تک تمہاری زندگی میں بھی خوشیوں کے پھول نہیں کھلیں گے اے میری پیاری اور لاڈلی بیٹی ان نصیحتوں کے ساتھ میں تمہیں اللہ کے حوالہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ زندگی کے تمام مرحلوں میں تمہارے لئے خیر مقدر فرمائے اور ہر برائی سے تم کو بچائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

وبعد: نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ ازدواج یعنی میاں بیوی کے باہمی رشتے میں دونوں جانب ایک دوسرے پر کچھ حقوق واجب ہو جاتے ہیں اگر ان حقوق کی رعایت رکھی جائے تو گھر نمونہ جنت بن سکتا ہے اور اگر خدانخواستہ میاں اپنی بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کی کرے اور بیوی اپنے میاں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے تو یہ حقوق دونوں پر یعنی میاں بیوی پر اللہ

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

تعالیٰ کی طرف سے واجب ہیں اور اگر ان حقوق کا خیال رکھا جائے تو گھر میں خوشی ہوگی یہ رشتہ مضبوط و مستحکم ہوسکتا ہے اور پھر کل قیامت کے دن کیا ملے گا جو لوگ حقوق کو ادا کرنے والے ہیں اُن کو اس شرعی احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے جنت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ نعمتوں کی صورت میں ملے گا۔(خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی. (الحدیث) بہنوں دراصل اس کتاب کا خیال اس وجہ سے پیدا ہوا کہ آج کل کے اس دور کو دیکھ کر دل میں یہ خیال پیدا ہوا دراصل میں نے سوچا کہ بہنیں ہندوں کہ رسم ورواج اپنا تھے جارہے ہیں اگر ان بہنوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقے نہ پہنچائے جائے اور خدانخواستہ یہ بہنیں جہنم کی ایندھن بن جائے گی اور خدانخواستہ میرے اللہ مجھ سے سوال کرے میرے بندے تونے میرے دین کیلئے کیا ہے تو میرے پاس کوئی جواب نہ ہوگا تو میری بہنوں اور بیٹیوں میں یہ چند باتیں بطور نصیحت آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میری بہنیں اور بیٹیوں کی سمجھ میں آجائے اور میرے اللہ اس وجہ سے مجھے بھی معاف فرمادیں اور ان بہنوں کو بھی معاف فرمادیں۔

ایک تو اس سے دنیا کا فائدہ ہوگا حضور ﷺ کے طریقوں میں اور دوسری طرف آخرت کا فائدہ ہوگا تو بہنوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ یہ کتاب

اطمینان اور سکون سے پڑھیں اور اسکو عمل کی نیت سے پڑھیں۔

ہم ان شاءاللہ خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں تک ان باتوں کو پہنچانے کے کوشش کریں گے۔

بہنوں دوسروں تک پہنچانے کے کوشش کا بہت آسان طریقہ ہے اگر آپ چاہے کہ دوسرے لوگ بھی اللہ کے حکم اور نبیؐ کے طریقوں پر زندگی گزاریں تو پیاری بہنوں مسلمان دلہن یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دیں کہ یہ کتاب ضرور پڑیں کہ یہ کتاب بہت اچھی ہے۔

چونکہ ازدواجی زندگی کے متعلق اسلام نے جو ہماری رہنمائی کی تھی، دین اور شریعت نے اسکے متعلق ہمیں جو تعلیم دی تھی، اور نبی اکرم ﷺ اور صحابہؓ وصحابیاتؓ رضی اللہ عنہم جو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور مبارک نمونہ چھوڑ کر گئے تھے وہ ہمارے بھائی بہنوں کی نظروں سے اوجھل ہوگیا جس کی بناء پر آج کی شادی ،خانہ آبادی زندگی شاداں ،فرحاں،سازگار ،بارآور اور کامیاب ہونے کے بجائیروز افزوں خانہ بربادی ،باخوشگوار،ناشاد،بارخاطر،اور ناکام ہوتی جارہی ہے میاں بیوی . کے جھگڑے بکھیڑے قدم قدم پر دھرے ہوئے ،کبھی ساس وبہو کے تنازعے، بھابی ونند کے گلے شکوے، دیورانی جیٹھانی کا حسد وبغض، شوہر کو نہ بیوی کے حقوق کا لحاظ نہ زوجین کو اپنے خصوصی تعلقات کی خبر نتیجے کے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ان دونوں کی نہیں بلکہ پورے خاندان وقبیلہ کی زندگی تلخ بن جاتی ہے۔

ساس ،نند، دیورانی ، جیٹھانی کی شکایات ،ساس کی طرف سے ظلم ،نند کے وہ طعنے جو پتھر کے جگر میں بھی زخم ڈال دیں ،بدمزاج شوہر کی وہ سخت گیریاں جو شاداب سے پھول کو دم بھر میں سوکھا کانٹا بنا کر رکھ دیں اور آپس کی تو تو میں میں کے جراثیم میاں بیوی کی زندگی کو غم وپریشانی فرقت وجدائی تک پہنچا دیتے ہیں۔

اور اس میں بیوی کی ناسمجھی ،بدزبانی ،تلخی وترش روئی ،بدسلیقگی ،کو بھی بہت بڑا دخل ہے اور اس کی اپنی ماں اور دیگر عورتوں کی طرف سے پڑھایا گیا بے تکا سبق اس جھگڑے کی آگ کو بجھانے کے بجائے اور بھڑکا دیتا ہے ،اور ساس بہو کا دیورانی جیٹھانی کا اکٹھا رہنا ہی اس کی اصل جڑ اور فساد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے کافی عرصہ سے خیال تھا کہ مسلمان نیک بیوی کیلئے اسلام کی دی ہوئی تعلیمات میں سے کچھ ایسی باتیں جمع کردی جائیں جن پر عمل کرنے سے میاں بیوی میں جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے اور اللہ نہ کرے اگر یہ آگ لگ بھی جائے تو کسی باغ کو اجاڑے بغیر، کسی گلشن کو جھلسائے بغیر ہی بجھ جائے۔

﴿رحمٰن کے بندوں کی دعا﴾

اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم نے اپنے نیک بندوں کے صفات میں ایک یہ

صفت بیان فرمائی کہ وہ ہمیشہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے نیک سیرت بیویاں اور نیک اولاد طلب کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا امام بنا۔ (سورۃ فرقان ۷۴)

گویا مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تلقین ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی شریک حیات کے انتخاب میں اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ظاہر ہے کہ بیک سیرتی ہی کی بناء پر میاں بیوی خوش وخرم رہ سکتے ہیں جب تک نیک نہیں ہوں گے اس وقت تک ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟

یہی وہ سچی اور حقیقی خوشی ومسرت ہے جو آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتی ہے، لہٰذا وہ شخص بڑا ہی خوش قسمت ہے جس کو ایک با اخلاق اور مونس وغمخوار سمجھدار شریک حیات مل جائے، ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے، اگر دلہن، بیوی اس کتاب میں درج ہدایات پر عمل کرنے اور اپنی اصلاح کی نیت سے پڑھے گی تو بہت جلد اور

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

بہت اچھے طریقہ سے میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتے ہیں۔

اگر عورتیں اپنے اندر وہ صفات پیدا کرلیں جو اسلام نے ان کو تعلیم دی ہیں تو وہ شوہر کا دل جیت سکتی ہیں اپنی محبت کا سکہ اس کے دل و دماغ پر جما سکتی ہیں ،اور پھر شوہر بھی ایسی صفات والی بیوی کیلئے جس سے اس کو سکون قلب میسر ہو، باہمی الفت حاصل ہو، ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتا ہے،اس کی ہر جائز حاجت وضرورت کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے بلکہ وہ اس کے سکون قلب کی خاطر آسمان کے تارے تک توڑ کے لانے اور انہیں اپنی شریکہ حیات کے قدموں میں نچھاور کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتا ہے۔

نوٹ :۔ ہر مسلمان مرد عورت کو چاہئے کہ وہ عمر کی کسی منزل میں بھی ہو، یہ دعاء ہر فرض نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی کے ساتھ اور گڑگڑا کر مانگے ۔خصوصاً بچوں کو بالغ ہوجانے کے بعد اس دعاء کے مانگنے کا اہتمام کروانا چاہئے۔

﴿قرآن کریم کی گواہی﴾

قرآن کریم نے ایک مختصر مگر بلیغ جملہ میں شوہر کیلئے بیوی کی پیدائش کا مقصد بیان فرمایا' اگر شادی کے بعد عورت اس مقصد پر پورا اترتی ہے،تو یہ شوہر

دنیا کا سب سے زیادہ خوش قسمت انسان ہے، ورنہ اس کی زندگی جہنم کا ایک نمونہ بن کر رہ جائے گی اور ایسی بیوی حدیث کے موافق بڑھاپے کی عمر سے پہلی بوڑھا کردینے والی ہے چنانچہ قرآن مجید میں عورت کی پیدائش کا بنیادی مقصد یہی بتایا گیا ہے۔

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا. الاية (۱) سورۃ النساء پ۴)

اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً.

اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے یہ بات کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرسکو۔

اور اس نے تمہارے درمیان آپس میں محبت اور مہربانی بھی رکھ دی

(کہ اپنی زندگی کو خوش گوار بنا سکو) (روم:۲۱)

یہاں وہ سکون قلب اور الفت باہمی ہے، جس کے باعث نہ صرف ایک خاندان کی بنیاد پڑتی ہے بلکہ تمدن انسانی کی گاڑی بھی رواں دواں رہتی ہے۔

معلوم ہوا کہ بیوی راحت وسکون کا وہ گہوارہ ہے جہاں اس کے شوہر

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کو محبت کی پاکیزہ چھاؤں میں اس کی خواہشات کو تسکین ملتی ہے، دل حرام کاری سے بچتا ہے، ایک ایک عضو کو ذلت اور حقارت کی گندگی سے نجات ملتی ہے، اور اس طرح پورا بدن تباہی اور ہلاکت کے گڑھے سے نکل آتا ہے۔

نیک بیوی اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی نعمت ہے، مرد کیلئے بیوی قدرت کا سب سے زیادہ قیمتی عطیہ ہے خلاق عالم سب سے زیادہ قیمتی اور نادر و نایاب تحفہ ہے، جو اُنس و محبت اور غمخواری کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دن بھر کی جدوجہد اور خون پسینہ ایک کرنے کے بعد ایک تھکا ہوا شخص جب شام کو گھر لوٹتا ہے تو ایک وفا شعار سمجھدار، خوش مزاج، شیرین زبان بیوی اپنی مسکراہٹوں سے اس کا استقبال کر کے اس کی ساری تھکاوٹ اور غموں کو دور کر دیتی ہے۔

طبعیت میں فرحت و نشاط محسوس کرتا ہے، نیک بیوی اسے ایک روحانی سکون اور تازگی بخشتی ہے، اور دونوں باہمی ہمدردی و غمخواری کا مظاہر کرتے ہوئے ایک دوسرے کے دکھوں کو سمجھنے اور انہیں خوش اسلوبی سے دور کر کے اپنی کو خوش گوار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دلہن اپنے شوہر کیلئے راحت و حقیقی محبت و دلی سکون کا ذریعہ بنائے آمین!

﴿بارگاہ رسالت میں خواتین کا ہدیہ تشکر﴾

ہم آپ پر درود و سلام بھیجتے ہیں یا رسول اللہ! ایسے طبقہ کا درود و سلام جس پر آپکا بڑا احسان ہے، آپ ﷺ نے ہم کو خدا کی مدد سے جاہلیت کی بیڑیوں اور بندشوں، جاہلی عادات و روایات، سوسائٹی کے ظلم اور مردوں کی زور دستی اور زیادتی سے نجات دلوائی، لڑکیوں کے زندہ درگور کرنے کے رواج کو ختم کیا، ماؤں کی نافرمانی پر وعید سنائی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

آپ ﷺ نے وراثت میں ہم کو شریک کیا اور اس میں ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے ہم کو حصہ دلایا۔

یوم عرفہ کے مشہور تاریخی خطبہ میں بھی آپ ﷺ نے ہمیں فراموش نہیں کیا، اور کہا کہ:۔

''عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ تم نے ان کو اللہ کے نام کے واسطے سے حاصل کیا ہے''.....اس کے علاوہ مختلف موقع پر آپ ﷺ نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک، ادائے حقوق اور بہتر معاشرت کی ترغیب دی.

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہمارے طبقہ کی طرف سے وہ بہتر سے بہتر جزاء دے جو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام اور اللہ کے نیک اور صالح بندوں کو دی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

جاسکتی ہے۔ ''ماخوذ از ارکان مدینہ'' (مولانا ابوالحسن ندویؒ)

بیوی کی پیدائش کا مقصد

حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلاۃ والسلام جنت میں تشریف لاتے ہیں، باغ جنت کا چپہ چپہ انوار الٰہی سے معمور، الطاف کبریائی کا قدم قدم پر نظر، ہر سو نعمتوں کی بارش، ہر طرف انوار کی تاباش اس پر بھی' اپنے دل کا ایک گوشہ خالی پاتے ہیں کسی چیز کی کمی محسوس کرتے ہیں؟ لیکن نوازشوں اور بخششوں کی تکمیل جب ہی جا کر ہوئی، آدم علیہ السلام کے حق میں جنت جب ہی حقیقی معنی میں جنت ثابت ہوئی جب مرد کیلئے عورت کی تخلیق ہوئی اور شوہر کیلئے بیوی کی ہستی سامنے آئی۔

ایک خوبصورت مہکنے والے پھول کو دیکھ کر طبیعت میں تراوٹ اور تازگی پیدا ہوتی ہے، کلیوں کے تبسم اور چنبیلی کی مہک ہنس مکھ موتیا اور رات کی رانی کے غنچوں کی عطر آمیز خوشنو سے طبیعت جھوم اٹھی ہے، گلاب کی خوشبو اور خوشنمائی، لالہ کی رنگینی، شبنم کی خنکی، شفق کی سرخی، کوئل کی کوک، پرندوں کی نغمے، مینا کا چہچہانا، تتلیوں کا البیلا پن، غرض یہ سارے مناظر قدرت دلوں کو لبھاتے اور مردہ دلوں میں زندگی کی امنگیں پیدا کر دیتے ہیں۔

مگر فطرت کی یہ ساری رنگینیاں، قدرت کی یہ ساری رعنائیاں، اور چمن زاروں کا یہ سارا حسن ونکھار ایک وجود کے بغیر ناقص وناکمل ہے، وہ گران قدر وجود یا قدرت کا شاہکار کیا ہے؟

وہ ہے بیوی کی ہستی جس میں فطرت کی مذکورہ بالا ساری رعنائیاں، پوری طرح سمودی گئی ہیں۔

عورت کے وجود کے بغیر زندگی ویران اور بے کیف ہے۔ دنیا کی ساری رنگینی اور دلچسپی عورت ہی کے دم سے ہے۔

عورت زندگی میں قسم قسم کے رنگ بھرنے والی، اور زندگی کو رنگین ومسرت بخش بنانے والی ہے۔ عورت اس کائنات کا حسن اصلی ہے، مرد کیلئے مایہ تسکین اور سرمایہ راحت ہے بزم کائنات کی شمع عورت ہی کے دم سے روشن ہے، اگر عورت نہ ہو تو پورا کارخانہ تمدن اجڑ کر رہ جائے۔ عورت تمدن انسانی کا مرکز اور محور اور باغ انسانیت کی زینت ہے، اس کے بغیر مرد کی زندگی بالکل سونی سونی اور بے مزہ سی ہے، اگر عورت نہ ہو تو پھر سارا معاشرہ تمدن منتشر وپراگندہ ہو جائے گا، اور پوری انسانی تہذیب اجڑ کر رہ جائیگی۔

عورت ہی کے دم سے زندگی کی گاڑی رواں دواں ہے۔ عورت ہی کے دم سے زندگی کی بہار ہے، عورت ہی کے وجود سے زندگی کے خوب صورت نغمے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

پھوٹتے ہیں، اور مردہ دلوں میں زندگی کے نئے ولولے بیدار ہوتے ہیں، عورت ہی کی بدولت مرد ہر آن اور ہر لمحے مصروف رہتا ہے جس کی وجہ سے تہذیب وتمدن کے نئے نئے میدان کھلتے ہیں اور نئی نئی منزلیں سامنے آتی ہیں۔

عورت ہی کے دم سے زندگی کی بہار ہے، عورت ہی مرد کی زندگی نکھارنے والی اور اس کی زندگی میں گہما گہمی پیدا کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ نے عورت کو حسن وجمال اور سوز وگداز سے نوازا ہے یہی اسکا دل لبھا کر اسے سکون وتازگی بخشتی ہے تاکہ وہ جدوجہد سے لیکر اس کی عزت، وقار ہے تک۔

اے عورت! تمام مذہبی انسان اولیاء، حکماء، سلاطین، یہاں تک کہ خدا کے پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام تجھے ماں کہتے ہیں اور تیری ہی گود میں پلتے ہیں تو نے ہی ان کو لاڈ و پیار دیا ہے، اسی لئے تو خدا کے بزرگ اور برتر نبی ﷺ نے تجھے یہ تمغہ عنایت کیا ہے کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔"

دنیا کی انتہا اپنا گھر، اور گھر کی انتہا عورت! جس گھر میں بیوی ہو تو اس گھر میں چار چاند لگ جاتے ہیں، نیک بیوی والا گھر خوشی اور قہقہوں سے ہمیشہ لبریز رہتا ہے، جس طرح انسانوں کے بغیر دنیا بیکار ہے اسے طرح نیک عورت کے بغیر گھر بیکار اور مصیبت خانہ ہے۔

نیک بیٹی! تو گھر کی رانی ہو کر جا، تو اپنے اس حکومتی تخت پر مہارانی ہو کر

جلوہ افروز ہو اور مرد کو حکم دے، وہ دین کی رعایت رکھتے ہوئے تیری ہر بات مانے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

لیکن ابھی رک جا!

اس اقتدار کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لینے سے پہلے تجھے کچھ قربانیاں دینی ہوں گی، تاج بہت حسین گلاب کی طرح ہے، لیکن اس گلاب کو حاصل کرنے کے لئے تجھے کانٹوں کا مزہ بھی چکھنا ہوگا پہلے اپنے اندر اس کی صلاحیت اور استعداد پیدا کرنی پڑے گی، گھر کی رانی بننے سے پہلے تجھے گھر کی باندی بننا ہوگا، اور اس گلابی تاج کو پہننے سے پہلے تجھے گھر میں کانٹوں کا تاج پہننا پڑے گا، یہی قدرت کا قانون اور دنیا کا نظام ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر ابرو چاہے

کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

رنگ لاتی ہے حنا پتھر میں گھس جانے کے بعد

سرمد نے کہا، مجھ پر اتنا کیوں ظلم کرتے ہو اتنا زیادہ پیسے ہو ظلم کرتے۔

پیسے والے نے جواب دیا! تجھے اس لئے زیادہ پیس رہا ہوں کہ اشرف المخلوقات کے اشرف الاعضاء یعنی تو اس انسان کی آنکھ میں جگہ پانے کے قابل

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ہو جائے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

نیک بیوی! تو اس انسانیت کے لئے امید کی ایک کرن ہے تو اپنے آپ کو دیندار، باپردہ، پانچ وقت کی نماز کا اہتمام کرنے والی بنا، اپنے محلّہ کی عورتوں کو دین پر عمل کرنے، اور اس کو چار دانگ عالم میں پھیلانے والی بنا، اللہ تجھے نیک بنائے، ہر شوہر کیلئے دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین!

﴿دنیا کی بہترین دولت نیک بیوی﴾

(خیر متاع الدنیا المرئة الصالحة)

دنیا کی بہترین دولت نیک بیوی ہے

نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تو قلب مبارک پر اس وقت قدرتی بے چینی تھی چونکہ وحی اول کا پہلا تجربہ، اور فرشتہ سے پہلی بار سابقہ تھا اس وقت ذات مبارک کو تسکین و تشفی دینے والی، محبت بھرے سنہرے الفاظ کے ساتھ پیشانی مبارک سے اندیشہ و گھبراہٹ کا پسینہ پونچھنے والی، رسالت پر سب سے پہلے ایمان لانے والی، آپ کو یاد ہے کہ وہ کون ہستی تھی؟

کسی دوست و عزیز کی نہیں ..... رفیقہ زندگی، شریکہ خوشی و غم، مونسہ راحت و الم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہستی تھی، اسی طرح

جس وقت رسول اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ عالم ناسوت میں شمع جمال ہمیشہ کے لیے گل ہونے کو ہے، امت پر اس سے بڑھ کر قیامت خیز گھڑی، قیامت تک اور کون سی آسکتی ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک سے ایک بڑھ کر شیدائے رسول انام صدہا کی تعداد میں موجود لیکن تاریخ و سیرت کی زبان سے شہادت لیجئے کہ عین اس وقت جب کہ روح مبارک ﷺ کس کے دیدار کے لئے بے چین اس جسد ظاہری سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو رہی تھی تو عین اس وقت سر مبارک کس کے زانو پر تھا؟

عین لقاء حق کے وقت کس خوش نصیب کیلئے مقدر تھا کہ جسد اقدس کیلئے سہارے اور تکیہ کا کام دے؟ عزیزوں اور رفیقوں میں سے کسی مرد کے نہیں؟

ابوبکر کے، نہ عمر کے، نہ عثمان کے، نہ علی کے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نہ جان باز رفیقوں کے، نہ محبوب عزیزوں کے؟ بلکہ شریکہ حیات، سرمد ازواج مطہرات عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے یہ چمکتے نصیب تھی۔

یہ ہے بیوی کی منزلت و مرتبہ سے متعلق دنیا کے سب سے بڑے مصلح، معلم و ہادی کی زندگی سے ملنے والا سبق۔ یہ ہے اسلام میں بیوی کا مقام۔ عورت کی قدم اسلام میں آپ نے دیکھی؟ بیوی کا مرتبہ رسول کے مابین آپ نے پہچانا؟ ہے کوئی اس کے مقابل کی چیز عورت کے لفظی ہمدردوں کے دفتر عمل

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

میں؟نسائیت کے رجز خوانوں کے نعرہ ہائے بے محل میں؟نئی تہذیب کے دعویداروں کے فلسفوں میں؟شائنہ بشائنہ ومساوات کے دعویداروں کی عملی زندگی میں؟

کون سے اخلاق اور کیسی صفات سے انہوں نے اپنے آپ کو مزین کیا،کون سے طریقوں اور سلیقوں سے انہوں نے شوہر کو سر کا تاج اور دخول جنت کا ذریعہ بنایا؟

اپنے چھوٹے سے گھر کو جنت کا نمونہ،اپنے بچوں کو غلمان اور بچیوں کو جنت کی حوروں کا نمونہ بنایا؟اگر آپ بھی اپنے اندر یہ صفات پیدا کرلیں تو آپ بھی قرۃ اعین آنکھوں کی ٹھنڈک خیر متاع الدنیا دنیا کی بہترین دولت بن سکتی ہیں آپ بھی گھر کی ملکہ،قابل شفقت ہستی،جلوت وخلوت کی ساتھی بن سکتی ہیں؟

اور ہر مسلم کو (خیارکم خیارکم لنسائھم)

ترجمہ:تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہو.) ایسا مرد بنائیں آمین۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

شوہر پر اپنے مال کو قربان کرنا

آپ ﷺ نے ایک اور صفت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یہ بیان

فرمائی: وواستنی بمالھا اذ حرمنی الناس.

اس وقت میری مال کے ساتھ خیر خواہی کی جب لوگوں نے مجھے محروم رکھا تھا،یعنی اس وقت میری مدد کی جب کہ لوگوں میں میرا کوئی مددگار نہ تھا،انسان کو سب سے زیادہ محبت اپنے مال سے ہوتی ہے اور مال جس پر خرچ کیا جاتا ہے وہ مال سے بھی زیادہ محبوب ہوتا ہے،اگر آپ کے مال کی آپ کے شوہر کو دین کے کسی تقاضہ کیلئے ضرورت پڑے یا دینوی کسی جائز حاجت کیلئے ضرورت پڑے تو آپ اس مال کو شوہر پر خرچ کرنے کی سعادت کو فخر سمجھئے،اس میں بالکل بخل نہ کیجئے بلکہ جو آپ کا مال اور سونا زیور آپ کا آپ کے شوہر پر خرچ ہوگیا وہ آپ کی نگاہ میں بہت عزیز ومحترم ہو،بہ نسبت اس کے جو آپ کی الماری میں محفوظ رہے،اور آپ صرف دیکھ ہی دیکھ کر خوش ہوتی رہیں اور آپ کی موت کے بعد کسی اور کے پاس چلا جائے۔

چونکہ آپ نے اپنے خالق اور مالک اللہ رب العزت کو راضی کرنے کیلئے شوہر پر خرچ کیا اسکا پورا پورا اجر قیامت کے دن آپ کو ملے گا،چاہے وہ دنیا ہی کسی جائز حاجت کیلئے ہو لیکن اگر وہ مال آپ کے شوہر کو دین کے پھیلانے کیلئے،کافروں کو اسلام میں لانے کیلئے،اللہ تعالیٰ کے حکموں اور نبی کریم ﷺ کے طریقوں کو چار دانگ عالم میں رواج ڈالنے کیلئے،غریبوں اور مسکینوں کی مدد

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کرنے کیلئے تگ گیا اور آپ نے اس میں خرچ کر دیا تو آپ کو یہ سعادت ملی کہ آپ بھی اسی نسبت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شامل ہو گئیں ،اور کل قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بیویوں کو اجر دیں گے جنہوں نے نبیوں کو ،دین پھیلانے میں کفر وشرک مٹانے میں انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے ایک اور اکیلے ہونے کے یقین کو بٹھانے میں ساتھ دیا، جان اور مال عقل اور صلاحیتیں لگائیں ،شوہروں کی ہمتیں بند ہوائیں دین کو پھیلانے پر جو پریشانیاں آئیں ان پر صبر کیا تو آپ کو بھی اپنے شوہر کے دینی کاموں میں ساتھ دینے اور مال خرچ کرنے کی نسبت کی وجہ سے اسی کی طرح اجر ملے گا اور آپ کو بھی ان خوش نصیب عورتوں کے جھنڈے تلے کہیں نہ کہیں جگہ مل جائے گا اگر دوسرے گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح اپنے شوہر پر جان مال کے ساتھ فدا ہونا ،صلاحیت جذبات کے ساتھ فناء ہو،اس کی دوسری مثال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس طرح قائم فرمائی کہ۔نکاح کے وقت تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد راضی نہ ہوئے کہ میں ابو طالب کے یتیم بھتیجے سے اپنی بچی کی شادی کیسے کروں۔

لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دو اوقیہ چاندی یا سونا نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا،اور عرض کیا کہ ایک جوڑا خرید کر مجھے ہدیہ کر دیں،اور

ایک مینڈھا ،اور فلاں فلاں چیزیں خرید کر دے دیں ،اور پھر یہ سب والد کو بتلایا کہ ہونے والے شوہر نے مجھے ہدیہ دیا ہے اپنے شوہر کے فقر کو اس طرح چھپایا اپنا ہی مال ان کو دیا اور انہی کی طرف نسبت کر کے والد کو خوش کیا،اور رہتی دنیا تک کی عورتوں کیلئے ایک مثال قائم فرما دی کہ شوہر کے مرتبہ کے سامنے دنیا کی دولت اور مال کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔(سیر الصحابیات)

بہر حال آج بھی مسلمان بیوی اپنے شوہر پر اسی طرح فدا ہو،اپنی جان اور اپنے مال سے اخلاق واعمال سے،محبت وخدمت سے،ایثار وخلوص، سے گفتار وکردار سے،اور بزبان حال یوں کہے۔

اے دوست اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم
وز جان چہ عزیز است بگو آں بہ تو بخشم

ترجمہ: ”میرے پیارے شوہر اگر تم میری جان طلب کرو تو وہ حاضر ہے،اور اس جان سے بھی زیادہ عزیز چیز کوئی اور تمہارے خیال میں ہو تو مجھے بتا دو ‘میں اسے بھی تم پر قربان کرنے کو تیار ہوں‘‘۔

آپ شوہر پر فنا ہونا تو سیکھئے ،آپ ان کو محبت اور اطاعت تو دیجئے ،آپ اپنے دل میں ان کی قدر پیدا تو کیجئے ،ان کے منشاء ومزاج .....کو سمجھنے کی کوشش تو کیجئے ،(ہر وقت سوال پر کہ سفر سے واپسی پر تمہارے لئے کیا لاؤں؟)

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

جواباً۔ کہئے کہ آپ ہی کو اللہ تعالیٰ سلامتی سے واپس لائیں آپ خیر سے تشریف لے آئیے یہ میرے لئے دنیا و آخرت کی سب سے بڑی نعمت ہوگی آپ ہی تو اس گھر کے دولہا ہیں آپ کے بغیر یہ ساری چیزیں بیکار ہیں۔

پھر کیسا بھی بدمزاج شوہر ہو، بدچلن ہو، آپ کے کسی کام کی قدر نہ کرتا ہو، لیکن آپ کے اس اخلاص و محبت اور فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں سے وہ ضرور بالضرور آپ کی طرف متوجہ ہوگا، آپ کے احسان کی قدر کرے گا، بلکہ اپنی پچھلی خطاؤں پر توبہ کرے گا، پچھلی نازیبا و نامناسب حرکتوں پر پشیمان و شرمسار ہو گا اور نہ صرف یہ کہ زندگی میں بلکہ آپ کی موت کے بعد آپ کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی آپ کی ان خوبیوں کی یادیں ہمیشہ اس کو رلائیں گی۔ پھر شوہر بزبان حال یوں کہے گا

اے میری قندیل عزت اے چراغ آرزو
جب سے تم خاموش ہو تاریکیاں ہیں چار سو
میرا یہ حال ہے آنسو جو نکلے پونچھ لیتا ہوں
مشیت ہے کہ کشتی صبر کی خشکی میں دھکیلتا ہوں
جو آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں بچے گھیر لیتے ہیں
ہمیں اس طرح تکتے ہیں کہ ہم منہ پھیر لیتے ہیں

پڑا ہے آج تک الجھا ہوا بستر مسہری پر
گزر جاتی ہے ساری رات ان بچوں کو سمجھا کر
تمہارے بعد اب مجھ کو تمہاری قدر ہوتی ہے
لہو کے آنسوؤں سے پھوٹی ہوئی تقدیر روتی ہے
چلو اک بار گھر کہ گھر میرا آباد ہو جائے
جو تم چاہو تو پھر دلشاد یہ ناشاد ہو جائے

شوہر کو صحیح مشورہ دینا

یہ بھی ایک مسلمان عورت کی ذمہ داری ہے کہ گھر والوں کا مزاج ایسا بنائے کہ ہر کام مشورہ سے ہو، چاہے دین کا کام ہو یا دنیا ہی کا کوئی جائز کام مسلمان کا تو دنیا کا کام بھی دین ہی کیلئے ہونا چاہئے کہ بظاہر دنیا کا کام ہے لیکن مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، اور دین پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے میں مدد لینا ہے اسی وجہ سے قدرت کا منشاء یہ ہے کہ سارے امور باہمی مشورے سے طے کئے جائیں، اور اس طرح کے جو کام انجام پائیں وہ باہمی رضامندی اور خوشدلی سے انجام پائیں یہ نہ ہو کہ شوہر یہ سمجھے کہ میں قوام ہوں، حاکم ہوں، صاحب خانہ ہوں..... "تو صرف اور صرف میری ہی چلے گی۔ اسی لئے قرآن

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کریم نے جہاں یہ قانون بیان کیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دوسال دودھ پلائیں، اور بچے کے باپ پر دودھ پلانے والی کا کھانا کپڑا ہے۔ اس مقام پر یہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم (کسی شرعاً معتبر ضرورت پر) دودھ چھڑانا چاہو تو میاں بیوی باہمی مشورے سے اور رضامندی سے ایسا کریں۔

﴿فَاِنْ اَرَادَا فِصَالاً عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا.﴾ (سورہ البقرہ ۲ : ۲۳۳)

ترجمہ:۔ پھر اگر ماں باپ چاہیں کہ دودھ چھڑالیں یعنی دو برس کے اندر ہی اپنی رضا اور مشورہ سے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں۔ (معارف القرآن صفحہ ۵۷۹ جلد اول)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشا یہ ہے کہ گھر میں جو بھی کام انجام پائے حتی الوسع (پوری کوشش ہو) کہ باہمی مشورہ سے انجام پائے اور مومنین کی بھی یہی شان بیان فرمائی گئی۔ آپس کے مشورہ سے کام کرنا مومنین کی صفات میں سے ہے اور اس صفت خاص کو قرآن پاک میں بھی نماز اور زکوۃ کے بعد ذکر کر کے بیچ میں ذکر کر کے بیان کیا گیا ہے تو ایسے کام کی کتنی اہمیت ہوگی۔ فرمایا:

﴿وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (سورۃ شوریٰ)

ترجمہ: ”اور نمازیں قائم کرتے ہیں اور آپس کے مشوروں سے کام کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں“۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”آمرو النساء فی بنا تھن. (رواہ احمد وابوداؤد ص ۲۸۵)

ترجمہ: ”عورتوں سے ان کی بچوں کے بارے میں مشورہ کرلیا کرو“

اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی سے قبل ان کی ماؤں سے مشورہ کرلیا کرو۔

ابن ہشام میں ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک صفت یہ بھی تھی۔

”وکانت له وزیر صدق علی الاسلام.“

ترجمہ: ”وہ اسلام کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سچی مشیرہ کار تھیں“۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فہم و فراست، اخلاق کریمانہ کی مالک ہونے کے ساتھ ساتھ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کی حاملہ بھی تھی، نیز اپنی زندگی کے تجربوں اور لوگوں سے واقفیت کی بناء پر بڑی صاحب الرائے عورتوں میں ان

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کا شمار ہوتا تھا۔ نبوت انبیاء اور فرشتوں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔

آپ ﷺ کو ایسے صحیح مشورے دیا کرتی تھیں کہ ہر موقع پر آپ کی پشت پناہی اور حمایت ہوجاتی، مشکلات میں دلجوئی ہوجاتی آپ ﷺ کو جو لوگوں سے تکلیفیں پہنچتی تھیں وہ اس غم کو ہمیشہ ہلکا کرنے کی کوشش کرتیں، اور آپ کی ہمت بند ہوا کرکہ۔ اسی طرح ان کو اپنے مشوروں سے بھی دین اور آپ ﷺ کی خدمت ورفاقت نصرت واعانت کا خوب موقع ملا۔

اور سب مسلمان عورتیں ایسا کرکے تو ثواب حاصل کرسکتی ہیں،

اپنے شوہر کو ہر موقع پر صحیح مشورہ دیں، جب وہ کسی کام میں پریشان ہو یا آپ سے مشورہ مانگے تو خوب سوچ سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر مشورہ دیں کہ یوں کرلیں..... یا یوں کرلیں.....

لیکن اگر معاملہ اہم ہو اور بڑا ہو جہاں اپنی سوچ وبچار فہم وفراست کی رسائی نہ ہوسکتی ہو تو مزید اطمینان کیلئے اپنے خاندان ہی کے نیک سمجھدار لوگ یا کوئی بھی اس لائن کے جو دیندار اور، سمجھدار ہوں جو دین اور دنیا کے کامون کو سمجھتے ہوں، ان کی طرف شوہر کی رہنمائی کردیں کہ آپ ان سے جا کر مشورہ کرلیں جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخیر میں اپنے چچا کے لڑکے ورقہ بن نوفل جو عالم وفاضل تھے، ان کے پاس لے گئیں۔ کہ ان سے مشورہ کے ذریعہ مدد حاصل کریں

۔ جتنا خود مشورہ دے سکتی تھیں دے دیا، اور باقی کیلئے اپنے سے سمجھدار اور بڑے کے پاس لے گئیں۔

اسی طرح صلح خدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے جب سر منڈوانے کا حکم دیا تو کوئی صحابی گھبراہٹ کی بناء پر تیار ہی نہ ہوا تو آپ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا آپ خود حلاق ''بال کاٹنے والے'' کو بلا کر اپنے بال منڈوانے شروع کروادیجئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین خود ہی عمل کردینگے، اور پھر ایسا ہی ہوا اور امت ایک عورت کے مشورہ ذریعہ بہت بڑے حادثہ سے بچ گئی۔ عورتوں کی تاریخ میں یہ مشورہ ایک یادگار باب بن گیا۔

لہٰذا آج کی مسلمان عورتوں کو بھی چاہئے کہ جس طرح پہلے گزری ہوئی دیندار عورتوں نے اپنے شوہروں کو دین کے پھیلانے کیلئے وقتاً فوقتاً مشورے دیئے، ویسے ہی آپ بھی اپنے شوہروں کو دین کے دنیا میں رواج پانے اور اس کے پھیلنے وپھلنے پھولنے کیلئے خوب سوچ سمجھ کر صحیح مشورہ دیں کہ کس طرح ہمارے محلّہ میں..... پھر ہمارے ملک میں..... اور دنیا بھر میں مردوں اور عورتوں میں پورا پورا دین آجائے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیوی امور میں بھی مشورہ سے کام کرنے کی عادت بنوائیے۔

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں سے مشورہ نہیں لینا چاہئے یا ان کے مشورہ پر عمل نہیں کرنا چاہئے، حالانکہ اگر دیندار عقلمند اور ذی شعور خاتون ہو اور عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کی مالکہ ہو تو ضرور اس کے مشورہ پر عمل کرنا چاہئے ان دونوں مثالوں کے علاوہ تاریخ اسلام میں کئی مثالیں ملتی ہیں جس میں عوتوں کے مشورے نے مسلمانوں کو بڑی بڑی کامیابیاں دلوائیں، اور بڑے بڑے حوادث و نقصان سے حفاظت فرمائی، البتہ یہ تو ضروری نہیں کہ مشورے پر عمل بھی کیا جائے بلکہ فیصلہ امیر یا حاکم یا شوہر کا ہوگا لیکن رائے ضرور لے، اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھلائی ڈال دی جائے گی۔

﴿شوہر کے ساتھ قربانی برداشت کرنا﴾

اگر کسی وجہ سے گھر میں کوئی تکلیف آجائے یا پریشانی آجائے، تو بیوی کو چاہئے کہ شوہر کے ساتھ خود بھی صبر کرتے ہوئے اس پریشانی اور غم کو جھیلے، برداشت کرے، یہ نہ ہو کہ نعمتوں میں اس کے ساتھ ہو اور مصیبت و پریشانی کے وقت اس سے الگ ہو جائے، بقول کسی دانا کے میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔

اور اس طرح نہ کہے کہ تم نے ایسا کیا تو ایسا ہوا، اگر میری بات مان لیتے تو ایسا نہ ہوتا، میں نے تو تمہیں پہلے سے کہہ دیا تھا، کیوں سفر میں گئے؟.... یہاں کیوں مکان لیا؟.....اس کے ساتھ کیوں کاروبار کیا؟.... پہلے سے سوچتے نہیں اب روتے پھر رہے ہو؟.....

یہ باتیں تو کسی کافرہ عورت کے لئے بھی مناسب نہیں، چہ جائیکہ ایک مسلمان عورت کیلئے جو اس پر یقین رکھتی ہے کہ:

جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے مصیبت بھی راحت بھی اسی کے حکم سے آتی ہے۔ نفع اور نقصان اسی اللہ کے حکم سے ہوتا ہے جو مصیبت مقدر میں ہے وہ کبھی ٹل نہیں سکتی اور جو نعمت مقدر میں ہے وہ کبھی رُک نہیں سکتی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اس کو یاد کرلیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (آلا یۃ)

''آپ کہہ دیجئے ہرگز ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی۔ وہی ہے کارساز ہمارا، اور اللہ ہی پر چاہئے کہ بھروسہ کریں مسلمان''۔ (معارف القرآن ص ۳۸۵) تو جب اللہ کے حکم سے کہ ہوا وہ علیم ہے وہ جانتا ہی وہ خبیر ہے وہ مصیبت بھیجنے کے بعد بھی ہمیں نہیں چھوڑے لطف

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ومہربانی والا معاملہ کریگا ہم اس سے مانگیں وہ عطا کریگا۔

خصوصاً اگر شوہر دین کے کاموں میں مشغول ہے اس کی تنخواہ کم ہے، یا دین کیلئے سفر میں گیا اور اس کی غیر موجودگی میں کچھ نقصان ہو گیا، یا حلال کام کی وجہ سے آمدنی کم ہو رہی ہے، یا کسی وجہ سے کوئی تکلیف ہے تو بیوی کو چاہئے کہ اف تک زبان سے نہ نکالے کسی غیر سے اس کی شکایت نہ کرے اور ہر حال میں صبر کرتی رہے، واویلا کرنے سے شوہر کو کوسنے اور طعنہ دینے سے مصیبتیں دور نہیں ہو ں گی، بلکہ اس سے اور بڑھتی ہی رہیں گی، اور اللہ میاں بھی ناراض ہوں گے، لہٰذا خود بھی دعائیں مانگیں، بچوں سے بھی دعائیں منگوا کر وہ مصیبت اللہ میاں سے دور کروائیں۔

سن ۷ نبوی میں جب قریش نے اسلام کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا تو یہ تدبیر سوچھی کہ حضور ﷺ اور ان کے خاندان کو ایک گھاٹی میں محصور کیا جائے، چنانچہ ابو طالب مجبور ہو کر تمام خاندان کے ساتھ شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے ۔تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ آئیں سیرت کی کتاب ابن ہشام میں ہے۔

وهي عند رسول الله ﷺ ومعه في الشعب

ترجمہ: ''اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شعب ابی طالب میں تھیں

یہ زمانہ ایسا سخت تھا کہ ببول کے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا، بچے بھوک سے روتے اور بلبلاتے تھے، بچوں کے رونے کی آوازیں دور دور تک جاتی تھیں تاہم اس زمانہ میں بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کبھی کبھی کھانا پہنچ جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ اس حال میں بھی اپنی قوم میں تبلیغ و دعوت کا فریضہ دن رات خفیہ و علانیہ ہر طریقہ سے انجام دیتے اور بنو ہاشم اور سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبر اور اجر کی امید کے ساتھ ان تمام تکالیف کو برداشت کرتیں۔ کبھی زبان سے اف تک نہ کہا اور نہ یہ کہا کہ آپ کی اور آپ کی تبلیغ کی وجہ سے یہ مصیبت آئی ہے ہم کیسے صبر کریں؟ کیسے برداشت کریں؟

ایک ماہ دو ماہ نہیں بلکہ شوہر کے ساتھ تقریباً 25 پچیس سال کا عرصہ اسی طرح گذار لیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے دین پھیلانے اور ہم تک اسلام پہنچانے کی خاطر اپنے شوہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کیا اور ان پر صبر فرمایا۔

لہٰذا ایک مسلمان عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کو اولاً تو آپ ﷺ

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کا بائب وامنی سمجھ کر اس کو کافروں میں اسلام پھیلانے اور مسلمانوں کو پورے اسلام پر عمل کروانے کیلئے محنت کرنے اور ہر قسم کی قربانی دینے پر آمادہ کرنے۔ اور پھر اس قربانی میں خود بھی شریک ہو کرام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پورا پورا ثواب حاصل کریں۔

بیوی شوہر کی نگاہ میں کیسے محبوب بن سکتی ہے

چونکہ عورتیں ہر وقت ساس و شوہر کی سختی کا رونا روتی نظر آتی ہیں اگر وہ ان تدابیر پر عمل کر لیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتلائی ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ شوہر اور ساس کے دلوں کو ان پر مہربان فرما دیں گے، اور پھر یہ عورتیں اپنی زندگی بھی خوشی سے گزاریں گی۔

اور اس کے ذریعہ پورا خاندان قبیلہ خوشی والی زندگی بسر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو ان تدابیر پر محض اپنے فضل و کرم سے عمل کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

اب ہم ذیل میں چار تدابیر لکھتے ہیں جن پر عمل کرنے سے یقیناً کیسی ہی کم صورت کم سمجھ بیوی ہو ان شاء اللہ تعالیٰ شوہر کا دل اس پر مہربان ہو جائے گا اور میاں بیوی خوش و خرم زندگی گزاریں گے اور محبت و الفت کی فضا میں نونہال کو پر

وان چڑھائیں گے۔

(۱) میاں بیوی کا نیک بننا، (۲) شوہر کا مزاج پہچاننا، (۳) شوہر کی تعریف اور اس کی سچی محبت، (۴) اچھا کھانا پکانا۔

عورت کا جنت میں مردوں سے پہلے پہنچنا

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے بیبیوں! یاد رکھو تم میں سے جو عورتیں نیک ہیں وہ نیک مردوں سے پہلے جنت میں جائیں گی جب شوہر جنت میں آئیں گے تو یہ عورت غسل کر کے خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کر دی جائے گی۔ سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بیبیوں! اور کونسی فضیلت چاہتی ہو، جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں۔ ہاں نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کوئی مشکل نہیں۔ (بہشتی زیور)

دیکھئے نیک بن جانے میں کتنی فضیلت ہے۔ بقول کسی شاعر کے

محمد ﷺ کی شریعت پر سر تسلیم خم کر دو
اشارہ ہو تو اپنے ہاتھ اپنا سر قلم کر دو
نہیں جھکتا جو سر اللہ کے احکام کے آگے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

اسے جھکنا پڑے گا ناتواں اصنام کے آگے
ادب سے چوم کر قرآن کو رکھ لو پیشانیوں پر
سکون دل کا سرمایہ ہے رکھ لو اپنے سینوں پر

صبر میاں بیوی دونوں کیلئے

حضرت لقمانؑ حکیم تو سب کے نزدیک ہیں اور بعض کے نزدیک پیغمبر بھی ہیں، ایک باغ مین نوکری کر لی تھی، باغ کا مالک آیا، اور ان سے ککڑیاں منگوائیں، اور اس کو تراش کر ان کو ایک ایک ٹکڑا کر دیا، یہ مزے لے کر کھاتے رہے، کہ نہایت لذیذ ہے اخیر میں مالک نے ایک پھانک اپنے منہ میں رکھ لی، تو وہ کڑوی زہر تھی، فوراً تھوک دیا پھر کہا لقمان تم اس کڑوی ککڑی کو مزہ لے کر کھا رہے ہو یہ تو زہر کی طرح ہے؟

کہاں جی ہاں! کڑوی تو ہے۔

کہا پھر تم نے کیوں نہیں کہا کہ یہ کڑوی ہے۔

فرمایا میں کیا کہتا، مجھے یہ خیال ہوا کہ جس ہاتھ سے ہزلعوں دفعہ مٹھائی گئی، اور میٹھی چیزیں کھانے کو ملی ہیں اگر اس ہاتھ سے ساری عمر میں ایک دفعہ کڑوی چیز ملی تو اس کو کیا زبان پر لاؤں۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے

ہیں یہ ایسا اصول ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں یاد رکھیں، تو کبھی لڑائی جھگڑا نہ ہو، اور کوئی بدمزگی پیش نہ آئے بیوی یاد کر لے کہ میاں نے ہزاروں طرح کے میرے ناز اٹھائے ہیں۔ پتہ نہیں میری کن کن چیزوں کو یہ برداشت کر رہا ہوگا، ایک دفعہ سختی کی تو کوئی بات نہیں، لہٰذا صبر کرے شوہر کے عمر بھر احسانات کوئی تکلیف پہنچنے پر یا شوہر کی ایک ہی ڈانٹ پر یا ایک ہی تنگی پر نہ بھول جائے اور ایسے بیہودہ نامناسب الفاظ زبان پر نہ لائے۔

''اس نگوڑے گھر میں آکر تو میں نے سدا تنگی ہی دیکھی'' ماں باپ نے مجھے جان بوجھ کر اس کنویں میں دھکیل دیا، میں نے اس منحوس گھر میں کیا آرام پایا، میں اس دن سے پہلے مرجاتی تو جان چھوٹ جاتی۔ غرض جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتی ہے، اس کا ذرا خیال نہیں کرتی کہ آخر اسی گھر میں ساری عمر میں نے عیش برتا ہے مجھے اس کو نہی بھولنا چاہئے۔

اور خاوند کو چاہئے کہ خیال کر لے کہ بیوی ہزاروں قسم کی میری خدمتیں کرتی ہے، اگر ایک مرتبہ خدمت کرنے میں کوتاہی ہوگئی یا بیوی کے رویہ سے تکلیف پہنچی تو صبر کرے۔ یہ بات دونوں میاں بیوی سوچیں۔

بیوی کیلئے بہشتی زیور سے ہدایات

سمجھدار بیویوں کو کچھ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں وہ خود ہی ہر بات

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کے نیک و بد، اچھا بُرا ہونے کو دیکھ لیں گی، لیکن پھر بھی ہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں جب تم ان کو خوب سمجھ لو گی تو اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جایا کریں گی۔

خوب سمجھ لو میاں بیوی کا ایسا رشتہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے، اگر دونوں کا دل ملا رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔

اس لئے جہاں تک ہو سکے شوہر کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اس کے آنکھ کے اشارے پر چلا کرو اگر وہ حکم کریں کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارہ کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو، کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو رات بتلانے لگو (بہشتی زیور)

﴿شوہر کے مزاج کی رعایت﴾

ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو، اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی اور دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی اور دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی، دل لگی نہ کرو جیسا مزاج دیکھو ویسی بات کرو اور خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا تعلق خالی خولی محبت کا نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب کرنا بھی ضروری ہے میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بڑی

غلطی ہے۔

شوہر سے ہرگز کوئی کام مت لو اگر وہ محبت میں آ کر کبھی ہاتھ یا سر دبائے تو تم نہ دبانے دو بھلا سوچو اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم تو کو گوارا ہو گا؟ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں غرض کہ ہر بات میں ادب و تمیز کا خیال رکھو (بہشتی زیور ص ۴۰)

﴿میاں بیوی کا بے مثال جوڑا﴾

زرینہ کو سب ستاتے! اس کے شوہر کو سب ہی عورت پرست اور عورتوں کا دیوانہ کہتے تو بھی یہ دونوں میاں بیوی چڑتے نہیں اور ایک دوسرے میں مگن رہتے .....ایک دن کسی نے زرینہ سے پوچھا کہ او بیگم! تیرا خاوند تجھ میں ہی جنت کیوں دیکھ رہا ہے؟.....

اس سوال پر زرینہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔ اور خوبصورت اور دلکش تھی۔ پڑھی لکھی اور باپردہ مہذب شریف خاندان کی چشم و چراغ تھی۔ اس کے شوہر محمد اسلم بھی دیندار خوبصورت اور شریف خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ دونوں کے درمیان اتنی محبت تھی کہ گھڑی بھر کے لئے بھی دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئے اسی لئے تو رشتہ داران کو خوب چڑاتے!.....

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

زرینہ نے کہا: اپنے شوہر کو میں جنت تصور کرتی ہوں اسی لئے تو وہ بھی مجھے اپنی جنت تصور کرتے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم دونوں میں اتنی بے پناہ محبت ہے کہ ہم ایک سیکنڈ کے لئے ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہاں اس وقت میں تمہارے پاس بیٹھی ہوں۔ تمہارے ساتھ بات چیت کر رہی ہون لیکن پھر بھی میرا دل ان میں اٹکا ہوا ہے۔ یہ ہماری محبت صرف اللہ ہی کیلئے تھی۔ تم چاہے شوہر پرست یا شوہر کی دیوانی کہو لیکن میں واقعۃً اپنے شوہر ہی میں اپنا سب کچھ محسوس کر رہی ہوں کیوں کہ میری محبت کا جواب وہ بھی محبت ہی سے دیتے ہیں۔ میرے بغیر ان کو بھی چین نہیں آتا۔ میری تمام جائز خواہشیں وہ پوری کرتے ہیں۔ میری غلطیوں کی وہ اصلاح کر لیتے ہیں پیار اور نرمی سے میری خامیوں کو دور کرتے ہیں۔ مجھے مستورات کے تعلیم کے حلقوں میں لیجاتے ہیں، جس سے الحمدللہ مجھے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مجھ سے کوئی نامناسب حرکت سرزد ہو جائے تو وہ مجھے شیرین انداز میں تنبیہ کر کے دوبارہ ایسی حرکت کرنے سے روکتے ہیں۔ میں بھی ان کی کسی بات کو برا نہیں مانتی۔ بولو! جہاں محبت ہی محبت اور پیار ہی پیار کی ہمیشہ ریل پیل ہو وہاں میں بیوی ایک دوسرے پر فدا کیوں نہ ہوں!..... ہم سب کو اس سکھی اور پرسکون جوڑی پر حسد پیدا ہوا اور ساتھ ساتھ رشک بھی ہو کہ ان کے جیسی جوڑی ہماری بھی کیوں نہ ہو! ہم بھی کیوں نہ اپنے

شوہر کی محبت جیت کر ان کو اپنا تابع اور ہم ان کے تابع بن جائیں۔ کیا زرینہ ہی ایسا کر سکتی ہے اور ہم نہیں کر سکتیں! اور اسی دن سے ہم نے بھی اسی طرح کی جوڑی بننے کا تہیہ کر لیا۔

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق

شوہر کے حقوق یہ ہیں:۔

۱۔ شرعی ضابطوں کے تحت ہر امر میں اس کی اطاعت کرنا بشرطیکہ معصیت نہ ہو۔ یعنی اس کی اطاعت اور ادب وخدمت میں کوتاہی نہ کرے، دلجوئی ورضاجوئی والے کام پورے طور سے بجالائے البتہ ناجائز امر میں عذر کر دے۔

۲۔ اس کی گنجائش (حیثیت) سے زیادہ نان ونفقہ طلب نہ کرنا، یعنی اس کی مالی گنجائش سے زیادہ اس سے فرمائش نہ کرنا۔

۳۔ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دینا۔

۴۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کسی کو کوئی چیز نہ دینا یعنی اس کا مال اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرنا۔

۵۔ اس کی بغیر اجازت گھر سے نہ جانا۔

۶۔ اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھنا۔

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

۷۔ اگر صحبت کے لئے بلائے تو شرعی موانع کے بغیر اس سے انکار نہ کرنا۔

۸۔ اپنے شوہر کو اس کے افلاس غربت یا بدصورتی کی وجہ سے، یا اپنے آپ سے علم میں ہنر میں کمی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا۔

۹۔ اگر کوئی امر خلاف شرع شوہر میں دیکھے تو ادب سے منع کرنا۔

۱۰۔ اس کا نام لیکر نہ پکارنا کہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

۱۱۔ کسی کے روبرو خاوند کی شکایت نہ کرنا۔

۱۲۔ اس کے روبرو آمنے سامنے زبان درازی نہ کرنا۔

۱۳۔ شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ سختی نہ کرے۔ جس سے شوہر کو تکلیف پہنچے

۔ بالخصوص شوہر کے ماں باپ (ساس، سسر) کو اپنا مخدوم (محترم و مکرم) سمجھ کر ان کے ساتھ ادب و تعظیم سے پیش آئے۔

﴿سسرال میں رہنے کا طریقہ﴾

قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے نسب کے ساتھ سسرالیہ رشتے کو بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر کا بھی کسی قدر ہوتا ہے، اس لئے ان کے ساتھ بھی احسان اور اخلاق کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

جب تک ساس اور سسر زندہ ہیں ان کی خدمت کو ان کی تابعداری کو ضروری سمجھ کر اسی میں اپنی اور اپنی اولاد کی عزت اور سعادت سمجھے اور ساس نند

وں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کیجئے۔ یہی سوچ بگاڑ کا ذریعہ ہے۔

خود ہی آپ سوچئے جس ماں باپ نے اس کو پالا، پروان چڑھایا، ماں نے خون کے قطرے پلا پلا کر، باپ نے خوب نازوں وارمانوں سے ہلا ہلا کر اور اب بڑھاپے میں اس امید پر کہ بہو سے ہم کو آرام ملے اور پوتے پوتیوں کو پیار و محبت کریں گے۔ لیکن بہو آتے ہی یہ فکر کرنے لگی۔ کہ آج ہی شوہر اپنے ماں باپ سے جدا ہو جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے اور پھر جب ساس کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیٹے کو ہم سے چھڑوانا چاہتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ سسرال میں خاندان کے ساتھ مل جل کے رہنا چاہئے۔ چھوٹوں پر مہربانی اور بڑوں کا ادب کریں۔ جو کام ساس نند کرتی ہیں۔ اس کے کرنے میں شرم نہ محسوس کرے۔ ان کا کام خود کرے اس سے ان کے دلوں میں محبت آئے گی۔

اگر سسرال میں کوئی بات بری اور ناگوار لگے تو اپنی ماں کے پاس جا کر چغل خوری اور شکایت نہ کرے یہ بڑی بری بات ہے، اسی سے لڑائیاں ہوتی ہیں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

﴿مسلمان دلہن کو نصیحتیں﴾

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ جو اللہ کو ناراض کر کے اپنی زندگی گذارے گا وہ کبھی چین سکون کے ساتھ نہیں رہ سکتا، بظاہر کتنا ہی خوش ہو لیکن اس

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کے دل میں پریشانیوں کو مصیبتوں کا ہجوم ہوگا۔

اس کو دنیا کے کسی کام میں بھی حقیقی لذت نہیں آئے گی یہ تو دنیا کا حال ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے گا تو اللہ ذوالجلال والاکرم کی جتنی نافرمانی کی ہے اس کی سزا بھگتنی پڑے گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین!

اس لئے دلہن کو چاہیئے کہ وہ یہ فیصلہ کرلے کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گی۔ کسی حال میں بھی، کسی کے کہنے سے بھی کوئی ایسا کام نہیں کروں گی جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔

لہٰذا ہم تمام مسلمان عورتوں کو یہ نصیحت کریں گے کہ پانچ وقت کی نماز اہتمام سے وقت داخل ہوتے ہی پڑھیں، لمبی لمبی نماز پڑھیں، نماز کے اندر جسم اور ہاتھوں کو نہ ہلائیں، سورۃ فاتحہ کی ہر آیت پر وقفہ کرکے پڑھیں، ایسے نماز کھڑی ہوں جیسے درخت یا ستون ہوتے ہیں، اذان کے اندر ہونے کے بعد بالکل دیر نہ کریں

پردہ:

پردہ کا بہت زیادہ خیال کریں، جسم کا کوئی حصہ، کوئی بال، یہاں تک کہ آواز کی بھی نامحرم مردوں سے حفاظت کریں۔

اگر آپ نے اپنا چہرہ کھلا رکھا، بغیر برقعہ کے باہر نکلی آپ کو دس آدمیوں نے دیکھا، تو گویا بیس آنکھیں اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوئیں۔ لہٰذا آپ کبھی

بھی گھر سے بن ٹھن کر اپنا حسن غیروں کو نہ دکھایئے، خصوصاً جب دلہن بنی ہوں اور سسرال میں جائیں تو پورے برقعہ کے ساتھ جائیں اللہ کو ناراض کرنے والا ایک رواج بعض جگہ یہ ہو بھی جاتی ہے کہ دلہن اپنے دیور جیٹھ یا دولہا کے چچا اور ماموں یا دیگر نامحرموں سے مصافحہ کرتی ہے۔

یاد رکھئے! آپ بغیر کسی ڈر کے بالکل منع کردیں کہ ''میں یہ حرام کام کبھی نہیں کروں گی۔ جس کو اللہ جل جلالہ عم نوالہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کردیا اس کو میں نہیں کروں گی، میں جہنم کی آگ میں جلنے کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے بہتر ہے کہ منگنی سے پہلے ہی لڑکی یہ شرط لگادے کہ کوئی کام اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف ہو، اس پر مجھے مجبور نہ کیا جائے۔

رسالہ ''بے پردہ گی'' مصنفہ اہلیہ ڈاکٹر محمد رضا میں لکھا ہے:

جو عورتیں اپنے گھروں سے دلہن بن کر، سج دھج کر نکلتی ہیں، گویا زبان حال سے وہ ہر بھنگی و چمار، نوجوان اور بڑھے کو عام دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ اور کہتی پھرتی ہیں، کیا تم اس حسن و جمال کو نہیں دیکھ رہے؟ یہ سب دیکھ کر بھی کیا تم قربت اور وصل کی خواہش نہیں رکھتے ہو؟ اس طرح یہ عورتیں بازاروں اور شاہراہوں میں اپنی جگہ جگہ دکھتی پھرتی ہے، مٹھائی والا اپنا مال مختلف رنگوں سے سجا کر چاندی کا ورق لگا کر شوکیس میں قرینہ سے رکھتا ہے تاکہ آنے جانے والوں کی نظریں ان پر پڑیں، دل

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ان کے لئے للچائے اور خریدنے کی خواہش تیز سے تیز تر ہو، اس طرح کے مال کا رواج ہو، گاہک زیادہ آئیں، بھوک پیاس کا شکار ہونے والے مٹھائی کے شوقین وراس کے چاہنے والوں کی بھیڑ لگ جائے (۲۶ رسالہ ''اسلامی تمدن'' دمشق)

بے دہ گی کے بارے میں وعید:۔

دوزخیوں کی ایک قسم کے بارے میں آتا ہے '

ایسی عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی اور (غیر مرد کو اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (خود ان کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ (ناز سے بٹانوں کو گھما کر لچکدار چال سلیب چلیں گی)۔ ان کے سر بڑے بڑے بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح (پھولے ہوئے ہوں گے) ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور کے فاصلہ سے آئے گی۔ (مسلم)

لہٰذا ایسے باریک کپڑے جن میں جسم کی رنگت یا بال نظر آئیں اعضاء کی نمائش ہو جس سے مردوں کی شہوت بھڑک اٹھے، یا ایسے چست لباس جو اعضاء کی بناوٹ ظاہر کر دیں، کسی بھی مسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ ایسے کپڑے پہنے ۔ہاں اپنے شوہر کے سامنے ہو تو اسے اجازت ہے، جس سے شوہر کی شہوت بھڑکے، جس کی وجہ سے شوہر کی توجہ صرف اپنی بیوی پر ہی رہے۔

اسی طرح گھر سے باہر نکلتے ہوئے ایسا موٹا برقعہ پہنیں جس میں چمک نہ ہوں، برقعہ کا رنگ ایسا چمکدار اور ڈیزائن والا نہ ہو کہ مردوں کی نظروں کا شکار ہوں، برقعہ پر زردوزی، کشیدہ کاری، رنگ برنگ کام ایسا کا نہ ہو جو مردوں کی نظروں کو متوجہ کرے۔

دوسرے لحاظ سے غور کریں، تو بے پردہ عورت ہر مسلمان بیوی کیلئے ظالمہ ہے اس لئے کہ جب وہ بے پردہ ہو کر اپنا چہرہ خوب مزین کر کے نکلتی ہے اور جس مرد کی اس پر غلطی سے بھی نگاہ پڑ جاتی ہے، اسکے دل میں تیر کی طرح یہ خیال گھس جاتا ہے کاش یہ.....میری بیوی ہوتی، اور اکثر دیوروں میں بہنوئیوں میں نندوئیوں میں، پڑوس کے لڑکوں میں ایسے خیال کا بیج درخت بنتا رہتا ہے۔

یار! کاش فلاں کی بیوی.....میری بیوی ہوتی، اس کے بعد جب یہ مرد اپنے گھر پر آتا ہے اور گھر میں بیوی کو باورچی خانہ کے کپڑوں میں دیکھتا ہے، یا نادان بیوی اپنی گندی حالت میں ہوتی ہے تو وہ بات بات پر جھگڑا کرتا ہے چھوٹی سی بات پر بیوی سے زبان درازی مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

بیوی سمجھتی ہے کیسا ظالم شوہر ہے، اتنی چھوٹی سی غلطی پر، یا کوئی غلطی بھی نہیں ہوئی لیکن مجھے اور معصوم بچوں کو ڈانٹ رہا ہے، یا مار رہا ہے بیوی کے روتے روتے آنسو ختم ہو گئے لیکن ظالم شوہر سمجھتا ہے، ابھی تو اس کو مارنا چاہئے بلکہ اس کو

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

گھر سے نکال کر کسی طرح اس .....فلاں لڑکی کو لانا چاہیئے پتہ نہیں کہاں میری ماں اور بہن نے پھنسا دیا، دیکھو فلاں کیسی خوبصورت ہے؟ حالانکہ یہ پاؤڈر کی خوبصورتی پر پاگل ہو جاتے ہیں، ابھی وہ پانی سے منہ دھوئے تو سارا میک اپ ختم اور شوہر کی عقل ٹھکانے آجائے لہٰذا بے پردہ عورت اپنی دوسری بہنوں کیلئے اس طرح ظالم بنی کہ اس کی طرف توجہ نے کسی مرد کا دھیان اس کی اپنی بیوی سے ہٹوا دیا۔

لیکن اس بیوی کو کیا خبر کہ آج شوہر نے اپنے فلاں دوست .....کی بیوی کو دیکھا تھا، یا آج دکان پر فلاں رشتہ دار عورت آئی تھی، یا شوہر کے آفس میں آج ان کو ایک لڑکی پسند آگئی، یا رات دعوت میں گئے تھے وہاں ان کی خالہ کی بہوں نے نرم لہجہ میں مسکراتے ہوئے نئی دکان کی مبارک باد دی تھی۔ نفس و شیطان کا دوسرا ایجنٹ .....نگاہ کے فتنہ کے بعد .....زبان ہے اس لئے کہتے ہیں شیطان آدمی کی تین چیزوں میں ہوتا ہے۔ اس کی نگاہ میں، دل میں، اس کی شرم گاہ میں۔

آپ نے غور کیا! عورت بے پردہ ہو کر خصوصاً دیور، جیٹھ خالہ زاد ماموں زاد، بہنوئی، نندوئی کے سامنے کھل کر بے حیائی سے مذاق مستی کرتی ہے اور اپنی جھلک اور نرم آواز سے ان کو متاثر کر کے اپنی بہن یعنی ان کی بیویوں کیلئے

مصیبت کا کیسا دروازہ کھولتی ہے؟ آپ کیا سمجھتے ہیں! جو عورت دوسروں کے گھروں میں اچھے بھلے میاں بیویوں میں جھگڑے کروائے گی اسکا گھر جھگڑوں سے بچ جائے گا؟ نہیں کبھی نہیں!

شیطان اسکے شوہر کو بھی اس بیوی سے بھی زیادہ کالی کلوٹی بدصورت عورت کو اس شوہر کی نگاہ میں خوب صورت کر کے پیش کرے گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

ہماری عورتوں کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے عورتوں مردوں کو اپنی نگاہ چشمی اور نگاہ قلبی کی حاظت کی توفیق عطا فرمائے آمین!

عورتوں کی نماز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنے عزت و آبرو کو بچائے رہے یعنی پاکدامن رہے اور اپنے شوہر کی اطاعت (نیک کاموں میں) کرے تو اس کو اختیار ہے جس دروازہ سے چاہے جنت میں چلی جائے۔

(مشکوۃ ص ۲۸۱)

یہاں سب سے پہلی بات حضور اکرم ﷺ نماز کے متعلق بیان فرمائی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ہے گویا عورت کیلئے جنت کمانا بہت آسان ہوگیا۔

عورتیں اگر نماز کا اہتمام کرلیں، اذان سنتے ہی سب کاموں کو چھوڑ دیں ، جب اللہ میاں کے منادی موذن نے حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کہہ دیا تو اب سمجھ لیں کہ میری کامیابی صرف نماز پڑھنے میں ہے، اب نماز کے علاوہ جو بھی کام ہوگا اس میں میری کامیابی نہیں، بلکہ اور پریشانی بڑھے گی اور کام بھی ختم نہیں ہوں گے۔ اور تجربہ کرکے دیکھ لیجئے جو عورتیں یہ سوچتی ہیں، ابھی اذان ہوئی ہے، یہ کام ہو جائے گا پھر نماز پڑھ لوں گی، تو کام ختم ہوتے ہی نہیں اور نماز دیر سے پڑھنے یعنی مکروہ وقت تک پہنچانے کا گناہ بھی ہوتا ہے، اور وقت میں برکت بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے خوب ہمت سے کام لے کہ میری نماز وقت پر ادا ہو جائے اور نماز جتنی اپنے وقت پر دھیان کے ساتھ اچھی طرح پڑھی جائے گی اتنی ہ دعائیں قبول ہوں گی اور سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے اللہ جل شانہ کے یہاں اس کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے

اب عورتیں اپنی مشکلات اور مصیبتوں کیلئے کتنی پریشان ہوتی ہیں ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو نماز دی ہے۔ ہم فرض نماز اچھی طرح پڑھ کر

اللہ تعالیٰ سے مانگیں، پھر ہمیں تعویذوں اور دم کئے ہوئے پانی وغیرہ حاصل کرنے کیلئے اتنی پریشانی نہیں ہوگی بلکہ فرض نماز پڑھ کر دعا مانگ کر خود عورتیں پانی پر دم کرواسکتی ہیں ان کے دلوں میں محبت پیدا کرواسکتی ہیں، اپنی تمام پریشانیاں دور کرواسکتی ہیں۔

اور نماز نہ پڑھنے سے دین اور دنیا کا بہت بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا۔

نماز میں چوری

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرلے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔ (رواہ الدارمی)

فائدہ: یہ مضمون کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اول تو چوری خود ہی کس قدر ذلت کی چیز ہے اور چور کو کیسی حقارت سے دیکھا جاتا ہے پھر چوری میں بھی اس حرکت کو بدترین چور یا رشاد فرمایا گیا ہے کہ رکوع سجدہ کو اچھی طرح نہ کرے ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس نماز کی طرف توجہ ہی نہیں فرماتے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

جس میں رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کیا جائے۔ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ آدمی ساٹھ برس تک نماز پڑھتا ہے مگر ایک نماز بھی قبول نہیں ہوئی کہ کبھی رکوع اچھی طرح کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا۔سجدہ کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا ۔حضرت مجدد الف ثانی نوراللہ مرقدہ نے اپنے مکاتیب (خطوط) میں نماز کے اہتمام پر بہت زور دیا ہے اور بہت سے گرامی ناموں میں مختلف مضامین پر بحث فرمائی ہے۔ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانے کا اور رکوع میں انگلیوں کو علیحدہ کرنے کا اہتمام بھی ضروری ہے۔شریعت نے انگلیوں کو ملانے کا کھولنے کا حکم بے فائدہ نہیں فرمایا ہے یعنی ایسے معمولی آداب کی رعایت بھی ضروری ہے۔

اسی سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا جمائے رکھنا اور رکوع کی حالت میں پاؤں پر نگاہ رکھنا اور سجدہ میں جا کر ناک پر رکھنا اور بیٹھنے کی حالت میں ہاتھوں پر نگاہ رکھنا خشوع کو پیدا کرتا ہے اور اس سے نماز میں دلجمعی نصیب ہوتی ہے جب ایسے معمولی آداب بھی اتنے اہم فائدہ رکھتے ہیں تو بڑے آداب اور سنتوں کی رعایت تم سمجھ لو کہ کس قدر فائدہ بخشے گی۔(ماخوذ از فضائل اعمال ص ۲۵۳)

﴿نماز پڑھنے میں بعض دوسرے کوتاہیاں﴾

بعض مسلمان بہنیں نماز پڑھتی ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ رکوع سجدہ ٹھیک نہیں کرتیں بڑی جلدی کرتی ہیں، حالانکہ تعدیل ارکان واجب ہے، بلکہ بعض علماء کے نزدیک فرض ہے۔یعنی نماز کے ہر رکن کو اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کیا جائے لہٰذا نماز کو بہتر اور اچھی بنانے کیلئے ان باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

(۱) سورۃ فاتحہ آہستہ آہستہ ہو آیت پر وقف کر کے پڑھی جائے، اسی طرح جو بھی سورت ہو آہستہ آہستہ پڑھی جائے۔

(۲) رکوع کی کم از کم تین تسبیحات آہستہ آہستہ پڑھی جائیں، اگر زیادہ کی توفیق ہو تو ۵/۹/۲۱ وغیرہ تعداد میں زیادہ سے زیادہ پڑھی جائیں۔

(۳) رکوع سے اٹھنے اور سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا لک الحمد ٹھہر ٹھہر کر کہا جائے اور کوشش کر کے یہ دعا یاد کر لی جائے۔

ربنا لک الحمد حمد اً کثیر اً طیباً مبارکاً فیه

تاکہ قومہ (رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کی حالت) اچھی طرح ادا ہو جائے۔

(۴) اسی طرح سجدہ میں بہت ہی آرام سے سبحان ربی الاعلیٰ کم از کم تین ۳ مرتبہ پڑھے، اگر زیادہ پڑھنے کی توفیق ہو تو بہت اچھا ہے۔

(۵) سجدہ سے اٹھنے کے بعد جسے جلسہ کہتے ہیں اس میں کم از کم ایک

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

مرتبہ اللھم اغفرلی کہے۔(اور یہ دعا یاد ہو جائے)

اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی .

تو اس دعا کو دو سجدوں کے درمیان مانگے تا کہ جلسہ بھی اچھی طرح ہو جائے۔ان دعاؤں کو یاد کرنے کیلئے حصن حصین اپنے پاس رکھیں اور اس میں سے یاد کرلیں۔

(۶)اسی طرح بعض عورتیں نماز کی پابندی تو کرتی ہیں،مگر نماز وقت سے ٹال دیتی ہیں،شیطان یہ دھوکہ دیتا ہے کہ جب اس کام سے فارغ ہو جاؤ پھر سکون سے پڑھ لینا،حالانکہ اس میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ وقت ختم ہونے والا ہوتا ہے اور نماز قضا کے قریب ہو جاتی ہے،اور ظہر کی نماز عصر کے وقت اور عصر کی مغرب کے وقت حالانکہ عورتوں کیلئے تو سب نمازیں اول وقت پڑھنا افضل ہے ،مردوں کیلئے بعض اوقات میں تو تاخیر مسنون بھی ہے۔

لہٰذا اس کا اہتمام کریں کہ ثواب کم نہ ہو،نماز اچھی طرح اور وقت پر اہتمام کے ساتھ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ زیادہ راضی ہوں گے،اور دعاؤں کو قبول کریں گے اور مصیبتوں اور بلاؤں کو دور فرمادیں گے۔

دلہن جب تک دلہن رہتی ہے نماز پڑھنے میں شرم محسوس کرتی ہے حالانکہ اس دن زیادہ نماز کا اہتمام کرنا چاہئے ،کہ آج زندگی کے سفر کا پہلا دن ہے،اس

میں خوب اللہ تعالیٰ سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور فرض نماز کو اہتمام سے پڑھنا چاہئے ،کسی سے شرم نا نہیں چاہئے ۔بے نمازی عورتوں کو شرم آنی چاہئے نہ کہ نمازی دلہن.....کو۔

(۷)بعض مرتبہ ایام سے پاک ہو جانے کے بعد جلدی نماز شروع نہیں کرتیں۔ایک دو وقت ٹال دیتی ہیں پھر نماز شروع کر دیتی ہیں۔

اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ پاکی نظر آنے کے بعد ایک وقت کی بھی نماز قضا کرنا جائز نہیں اور یہی حکم روزہ کا ہے۔

ہاں اگر تین دن پورے ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تب تو نماز کے آخر وقت مستحب تک انتظار کرنا واجب ہے،اگر آخر وقت تک پاک ہی رہتی تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر تین دن کے بعد مگر عادت سے پہلے پاک ہوئی تو آخیر وقت تک انتظار کرنا حلال ہونے میں کچھ اور مسئلہ ہے.....،غرض خوب سمجھ لیجئے پاکی نظر آنے کے بعد ایک وقت کی بھی نماز قضا کرنا جائز نہیں۔ان مسائل کیلئے عورتوں کو چاہئے کہ بہشتی زیور کو بار بار پڑھیں۔

(۸)بعض عورتیں بچہ کی پیدائش کے بعد چاہے تیس دن بعد بھی پاک ہو گئی ہوں پھر بھی چالیس دن تک نماز نہیں پڑھتیں ،حالانکہ عورت جب بھی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

شرعاً معتبر طریقے پر پاک ہو جائے، چاہے چالیس روز سے کم دنوں میں پاک ہو ئی تو غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے، اور اگر نہ پڑھ سکی غفلت اور سستی کوتاہی کی تو اس کی قضا واجب ہے۔

(۹) عورتوں کو چاہئے کہ قرآن مجید کو پڑھنا صحیح کر لیں، جو قرآن صحیح پڑھنے کسی محرم سے جس کا قرآن مجید صحیح ہو یا کسی معلّمہ سے قرآن مجید صحیح کروانے کی کوشش کریں۔ ح۔ہ۔س۔ث۔ق۔ک وغیرہ حروف میں فرق کرنا ضروری ہے ورنہ معنی بدل جانے کا خطرہ ہے ان حروف میں فرق کی مشق کسی اچھی استانی سے کرے۔

اپنی نماز بھی سنائیں بچپن سے جو نماز پڑھ رہی ہیں اس کا کیا حال ہے، جیسا آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے ویسی ہی نماز ہے؟ اگر نہیں تو ویسی نماز بنانے کی کوشش کرے، نماز کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

علماء کرام سے خط لکھ کر اس کا طریقہ معلوم کریں۔

(۱۰) بعض عورتیں یہ کوتاہی کرتی ہیں کہ ان نمازوں کی قضاء نہیں کرتیں جو ہر مہینہ ایام اے پاک ہونے کے بعد غسل دیر سے کرنے کی وجہ سے چھوٹ جاتی ہیں۔ اگر احتیاط کریں اور مسئلہ اچھی طرح معلوم کر لیں تو اول ایسی نوبت بھی نہ آئے اور جو غلطی سے ایسا ہو جائے تو جلد ہی قضاء کرنا چاہئے۔

بعض عورتیں خود تو نماز کی پابندی کرتی ہیں، مگر سات سال یا اس سے بڑی عمر کے بچوں کو نہ نماز سکھلاتی ہیں، نہ پڑھواتی ہیں اور اسی طرح شوہر یا بڑے بیٹے کو مسجد میں بھیجنے کی کوشش نہیں کرتیں

اسی طرح بچیوں، نوکرانیوں، ماسیوں کو بھی نماز پڑھانے کی فکر کرنی چاہئے۔ یہ بھی ایک مسلمان نیک عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر میں ایسی کوشش کرے کہ کوئی بے نمازی نہ رہے ب۔ ایسی طرح اس بات کی نیت اور فکر کرے اور خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ اے اللہ دنیا میں جتنی مسلمان عورتیں ہیں مرد ہیں ان کو صحیح نماز پڑھنے والا بنا دے میرے محلے میں رشتہ داروں میں کوئی عورت بے نمازی نہ رہے۔ میں تو نماز پڑھ کر جنت میں چلی جاؤں مگر میری رشتہ دار عورتیں، بہنیں، بچے، بے نمازی بن کر دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غصہ میں مبتلا ہوں۔ اور ایسا نہ ہو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں۔

اگر عورتیں اس بات کی کوشش کریں کہ پورا گھر نمازی بن جائے تو بہت آسان ہے، اس کے لئے گھر میں روزانہ کتاب فضائل اعمال ..... ریاض الصالحین ..... کی تعلیم کریں، جیسے گھر کے تمام افراد بیٹھ کر سنیں ایک شخص حدیث کی کتاب پڑھے باقی سنیں، لیکن اس میں نامحرم مرد مثلاً دیور، جیٹھ، خالہ زاد

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

،ماموں زاد وغیرہ ساتھ نہ بیٹھیں، وہ الگ تعلیم کرلیں اور عورتیں الگ تعلیم کرلیں، اس عمل سے گھر میں، اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں برکتیں نازل ہوں گی اور گھر میں ہر فرد نمازی بن جایئے گا اور تلاوت وذکر کی فضائل گھر میں قائم ہو جائے گی۔

ہم نے نماز کے متعلق بعض باتیں کتاب ''اصلاح خواتین'' مواعظ ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ سے لی ہیں۔

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اس کتاب کا بھی ضرور مطالعہ کریں، اب ہم عورتوں کے نماز سے شغف کے دو واقعات ''فضائل صدقات'' سے نقل کرتے ہیں۔

﴿نماز سے محبت کرنے والی عورتیں﴾

(۱) حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ تعالیٰ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں، اور دعاء میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں کہ یا اللہ! ستارے چھٹ گئے اور لوگ سو گئے۔ بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخلیہ میں چلا گیا۔ اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں۔ جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں۔

یا اللہ! رات چلی گئی اور دن چاند نا ہو گیا۔ کاش! مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ

میری یہ رات تو نے قبول فرمالی، تاکہ میں اپنے آپ کو مبارک باد دوں، یا تو نے رد فرما دی۔ تاکہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! تو نے مجھے اپنے دروازہ سے اگر دھکیل بھی دیا تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

(۲) حضرت عجرۃ رحمہا اللہ تعالیٰ نابینا تھیں، ساری رات جاگتیں۔ اور جب سحر کا وقت ہوتا تو بہت غمگین آواز سے کہتیں۔

یا اللہ! عابدوں کی جماعت نے تیری طرف چل کر رات کے اندھیری کو قطع کیا۔

وہ تیری رحمت اور تیری مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہے۔

یا اللہ! میں صرف تجھ ہی سے سوال کرتی ہوں۔

تیری سوا کسی دوسرے سے میرا سوال نہیں کہ تو مجھے سابقین کے گروہ ہی میں شامل کرلے اور اعلیٰ علیین تک پہنچا دے اور مقرب لوگوں کے درجہ میں داخل کر دے۔

اور اپنے نیک بندوں میں شامل کر دے تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، ہر اونچے درجہ والے سے بلند ہے، سارے کریموں سے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

زیادہ کریم ہے۔اے کریم مجھ پر کرم کر

یہ کہہ کے سجدہ میں گر جاتیں، اور اس قدر آہیں بھرتی تھیں کہ ان کے رو نے کی آواز سنائی دیتی اور صبح تک روتی رہتیں اور دعائیں کرتی رہتیں۔

﴿خواتین کا طریقہ نماز﴾

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اہتمام کریے:

۱۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

۲ آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونا چاہئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے اور بڑا حصہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں، لہٰذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

۳۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

۴۔ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔

۵۔ خواتین کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں، جس میں سر، سینہ بازو، باہیں، پنڈلیاں، موٹھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں، ہاں اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز

ہو جائے گی کیونکہ یہ تینوں چیزیں ستر سے مستثنیٰ ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

۶۔ نماز کے لئے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی، لہٰذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کریں، اس مقصد کے لئے موٹا دوپٹہ استعمال کریں۔

۶۔ اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

۷۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑا ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔(یعنی ایسے میلے کچیلے یا ایسے خراب کپڑے پہن کر کہیں نہ جا سکتی ہو تو احکم الحاکمین رب العالمین کی بارگاہ میں ایسے کپڑے پہن کر جانا بہت بری بات ہے، جس قدر گنجائش ہو صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھنی چاہئے۔

﴿شوہر کی حیثیت سے زیادہ کسی چیز کی فرمائش نہ کرو﴾

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو جو کچھ ملے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر بسر کرلو اگر کبھی کوئی کپڑا یا زیور پسند آیا، تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو فرمائش نہ کرو ورنہ اس کے ملنے پر حسرت وافسوس کرو بالکل منہ سے بھی نہ نکالو خود سوچو اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہمارا خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔ بلکہ وہ خود پوچھے کہ آپ کے واسطے کیا لاؤں؟

تو بتلادو (لیکن اپنی طرف سے خود فرمائشوں کی لسٹ نہ بنالو) کیونکہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گر جاتا ہے، اور اس کی معاشرہ میں قدر کم ہو جاتی ہے، جو کچھ بھی فرمائش کرنی ہے صرف اللہ میاں سے کرو اللہ میاں سے جو نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، اور جو جتنا زیادہ مانگتا ہے اللہ میاں اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور بندہ سے مانگو تو بندہ ناراض ہوتا ہے، اس لئے بندہ سے بالکل نہ مانگو، جس کے پاس جو کچھ ہے اللہ ہی کی طرف سے اس کو ملا ہے، کسی کا اپنا کچھ نہیں تو جس نے سب کو دیا ہے وہ آپ کو بھی دیگا۔

بہنو! آج ہمارے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ کیوں کہ ہر چیز کی قیمت آسمان سے باتیں کرتی ہے اور مزید برآں ہم نے اپنی ضروریات میں آنکھیں بند کر کے اضافہ کرلیا ہے۔ بہت سی غیر ضروری چیزیں بھی ہماری زندگی میں داخل ہو

چکی ہیں۔ اور اگر شوہر قرض دار نہیں ہے تو خدا کا شکر ادا کرے۔ لیکن اگر اس کی ملازمت چھوٹ جائے گی کم ہو جائیں یا پھر بیماری آدھمکے تو پھر اللہ کے سوا اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا یہ بہت بڑی بھول ہے۔ اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے۔ ہمیشہ چادر دیکھ کر ہی پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ جس چیز کے بغیر کام چل سکتا ہو اس کو بلاضرورت خریدنا نہیں چاہئے۔

ہماری فیشن ایبل بہنیں آج بہت ہی خرچ کرنے والی بن گئیں ہیں جس کا تجربہ شاہد ہے۔ شوہر بے چارہ بڑی محنت سے گذر اوقات کیلئے جتنا کما کر لاتا ہے۔ اس کو ہماری بہنیں اپنی عیاشی میں بڑی بے دردی سے خرچ کر دیتی ہیں۔ ہر بہن کا فرض ہے کہ کفایت شعاری سے کام لے کر ہر ماہ میں کچھ نہ کچھ بچایا کرے تا کہ وقت آنے پر کام آئے۔ کفایت شعاری کا مطلب یہ نہیں کہ بے حد کنجوس بن جائے بلکہ بلاضرورت کی چیزوں پر ناحق پیسے برباد نہ کرے اور جو چیز ایک روپیہ میں خریدی جاسکتی ہو اس کے لئے دو روپے خرچ نہ کرے۔ سلیقہ مند عورتوں کو کس طرح اپنا گھر چلانا چاہئے۔

ہاتھ کے ہنر

سلیقہ مند اور مہذب لڑکیاں اپنا قیمتی وقت کھیل کود اور سیر سپاٹے میں

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

نہیں گذارتی لیکن ان کو جو وقت ملتا ہے، جو گھڑی ہاتھ لگتی ہے اس میں سینا پرونا ، بننا کاتنا اور دوسرے ہاتھ کے ہنر سیکھتی ہیں، بچپن میں کوئی ہنر اگر سیکھ لیا جائے تو وہی زندگی بھر کام آتا ہے اور ہنر جاننے والا کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا، ہنر ہی تو انسان کے آڑے وقت کا ساتھی ہے۔ غربت اور تنگدستی کے وقت انسان کو اپنے ہنر سے بہت مدد حاصل ہوتی ہے اور ہنر مند انسان توہین اور ذلت سے بچ جاتا ہے۔

صحابیات ہنر اور دستکاری سے واقف تھیں:

حضرت بی بی سودہؓ طائف سے آنے والے چمڑوں کو پکانا اور رنگ بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں، اس لئے دوسری بیویوں کی نسبت ان کی مالی حالت بہت اچھی تھی۔

بی بی فاطمہؓ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت اچھا سینا پرونا اور بننا جانتی تھیں۔ حضرت صفیہؓ عمدہ کھانا پکانے میں ماہر تھیں۔

کئی ایک عورت کپڑے بنتی تھیں اور اسی پر اپنا گذر اوقات کرتی تھی، بی بی ام زیاد، بی بی ام شجیہ اور دوسری کئی ایک خواتین چرخہ کاتنا بہت اچھا جانتی تھی، جنگ خیبر میں ان سب خواتین نے چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی تھیں۔

نیک پڑوسی

نیک پڑوسی کا اندازہ آپ سے بھی لگا سکتی ہیں کہ عبداللہ بن مبارکؒ کا پڑوسی یہودی تھا۔ جب اپنا مکان بیچنے کا ارادہ کیا تو اس کا قیمت دو ہزار دینار مانگی۔ لوگوں نے کہا کی تمہارے مکان کی قیمت تو ایک ہزار دینار ہے؟ وہ کہنے لگا صحیح ہے۔ ایک ہزار مکان کی قیمت اور ایک ہزار عبداللہ کے پڑوسی ہونے کی قیمت ہے۔ نیک پڑوسی مل جانا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے پڑوسیوں کو ایک دوسرے کیلئے سلجھا ہوا اور نیک بنادے۔ اس کی خاطر ہمیں ایسی محنت کرنا ہوگی کہ خدانہ کرے اگر پڑوسی غیر مسلم ہے تو ہماری حکمت و بصیرت والے طرز عمل سے وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائے اور اگر وہ گھرانہ الحمد للہ مسلمان ہے تو سو فیصد دیندار، اور جماعت کی نمازوں اور ذکر و تلاوت اور مسنون اعمال کا اہتمام کرنے والا ہو جائے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس فکر اور محنت میں بھی وہی گھرانہ ہمارا شریک ہو جائے کہ ساری دنیا کہ انسان کس طرح جہنم والے راستے سے بچ کر جنت والا راستہ اختیار کرنے والے ہو جائیں، یہ بھی ایک اہم حق ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پڑوسیوں کو دیندار بنانے کی فکر کرنے والا بنادے۔ آمین!

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

﴿پڑوسیوں کی درمیان پردے کا خاص خیال رکھیں﴾

لیکن پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے میں دو باتوں کا خوب خیال رکھا جائے۔

اگر ان باتون کا خیال نہ رکھا گیا تو یہ بھی ایک مصیبت اور عذاب بن جاتی ہے۔

(۱) ان کے مردوں اور لڑکوں سے اپنا اور اپنی لڑکیوں کا مکمل اور بہت سخت پردہ ہونا چاہیے، انکے یہاں کا ۱۲ سال کی عمر کا بچہ بھی بغیر اجازت اندر نہ آئے ان کے بچوں کا اپنی بچیوں سے چاہے چھوٹی ہی ہوں بالکل تعلقات نہ رکھنے دیئے جائیں، انکی عورتیں جب آپ کے پاس آئیں تو وہ خالی ہاتھ نہ جائیں ۔فضائل اعمال .....یا بہشتی زیور .....ریاض الصالحین .....کتا بوں سے کچھ پڑھ کر سنائیں تا کہ ان تک دینی بات پہنچ جائے۔اور کسی طرح اپنے مردوں اور بیٹیوں کو ان کی عورتوں سے پردہ کا خوب اہتمام کروایئے، ایسا نہ ہو کہ آپس میں بے تکلفی بات چیت کے ذریعہ شیطان کو آنے کو موقع مل جائے۔

(۲) اس بات کا خوب خیال رکھئے کہ بچے انکے گھروں میں جا کر ٹی۔وی نہ دیکھنے پائیں اور چپکے چپکے چلے جائیں بچے تو خوب سمجھا بجھا کر ان کو وہاں سے دور رکھیں کہ ٹی وی کا زہر بچوں اور بڑوں سب کے اخلاق تباہ و برباد کر

دیتا ہے اور معاشرہ میں جرائم و فحش کا کینسر پھیلا دیتا ہے، خود اپنے گھر میں ٹی وی نہ رکھئے اور بچوں کو پڑوسیوں کے گھروں میں بھی نہ بھیجئے۔اس لئے ان دو باتوں کا خوب خیال رکھیں ورنہ اگر یہ پڑوسی آپ بچوں کے دین خراب کرنے کا سبب بنے تو پھر ان سے تعلق کم کر دیں اور ان کے لئے خوب دعائیں مانگیں، ان کی ہدایت کیلئے خوب کوشش کریں۔

﴿سارے فسادات سے بچنے کی جڑ﴾

یاد رکھئے! میاں بیوی کا آپس میں جوڑ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شوہر تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب اپنی بیوی سے ہوتا ہے۔

اسی طرح بیوی تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب اپنے شوہر سے ہوتی ہے۔

اب اگر اس تعلق کے درمیان دوسرے بھی داخل ہو جائیں گے تو کبھی بھلائی کی طرف رہبری نہیں ہو سکتی۔

اکثر جگہوں پر میں بیوی میں جھگڑے، نفرتیں، عداوتیں، گلے شکوے، اپنے اپنے رشتہ داروں کی طرف سے ہوئے ہیں۔کبھی شوہر کے رشتہ داروں سے شیطان یہ کام لیتا ہے۔کبھی بیوی کے رشتہ داروں سے شیطان اپنے حربے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

لہذا میاں بیوی کے رشتہ داروں کو چاہئے .....اور خصوصاً بیویوں کو چاہئے کہ کبھی ساس ونند کی شکایات شوہر کو نہ کریں اور اپنی والدہ کو کبھی بھی گھر کے حالات نہ بتائیں ہمیشہ ان پر اچھائیاں ہی کھولیں الا یہ کہ اب شوہر کے ساتھ نباہنے میں آخرت بگڑ رہی ہے اور دین کا نقصان ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے ناراضگی مول لینی پڑ رہی ہے۔ اس کو دین دار بنانے کی بھرپور کوشش کرنے کے باوجود نہ خود دین پر آتا ہے نہ بیوی کو پورے دین پر چلنے کی اجازے دیتا ہے تو اہل حق علماء سے پوچھ کر جدائی اختیار کر لے۔

بہر حال! اس نصیحت کو خوب یاد رکھنا..... کہ گھر کی کوئی بات اپنی سگی والدہ اور چھوٹی بہنوں کو بھی مت بتانا کہ اس سے آپ ہی کا نقصان ہے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پردہ دری فرماتا ہے حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتا ہے (فضائل اعمال ۶۱۹)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدترین سود مسلمان کی آبرو ریزی ہے۔

لہذا ایک مسلمان بیوی کیلئے مناسب نہیں کہ اپنے سسرال کے گھر کا کوئی چھوٹا سے چھوٹا عیب بھی اپنی والدہ کو بتائے یا اپنے رشتہ داروں کو بتالائے، اسی طرح یہ .....کہ میرے شوہر نے اس طرح کیا.....میری ساس نے اس طرح کیا.....میری نند نے اس طرح کیا.....ان کے گھر میں کھانے کا یہ.....حال ہے انکے اخلاق.....ان کی صفائی.....وغیرہ کا یہ حال ہے وغیرہ وغیرہ.....

ان سب سے مسلمان عورت کو بچنا چاہئے ورنہ سالہا سال کی عبادت رائیگاں ہو جاتی ہے اور ان لوگوں کی جن کی غیبت کی یا جن پر غلط الزام لگائے ان کے گناہ اس عورت پر ڈالیجائیں گے۔

سمجھدار بیوی کو چاہے کہ جب شوہر کو یا خود کو غصہ آئے تو خاموشی سے کسی بہانے سے دوسرے کام میں مشغول ہو جائے شوہر ڈانٹ رہا ہو، غصہ ہو رہا ہو تو بجائے اس کے کہ جواب دے اور لڑائی کی آگ بہت زیادہ بھڑک جائے اس طرح کہہ دے کہ میں ابھی آرہی ہوں، چولھے پر کوئی چیز رکھی ہوئی ہے اس کو دیکھ لوں۔ بچہ سویا ہوا ہے اس کو دیکھ لوں.....وغیرہ.....وغیرہ کسی بہانے سے خود بھی اس مجلس سے علیحدہ ہو جائے اور کوشش کرے شوہر کو بھی اس مجلس سے علیحدہ کر دے کہ اس میں بہت ہی فائدے اور بہت ہی حکمتیں

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

ہیں،اور کیوں نہ ہوں کہ سنت بھی یہی ہے۔کہ حضور اکرم ﷺ کی ہر سنت امت کیلئے سبب رحمت ہے،سبب برکت ہے،سبب الفت ہے،سبب اتفاق ہے۔

آج حضور اکرم ﷺ کی سنتیں چھوٹ جانے کی وجہ ہی سے یہ ہم پر نا اتفاقی کا عذاب چھایا ہوا ہے،اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے والا اور اس کو دنیا میں پھیلانے والا بنائیں۔امین۔

بخاری و مسلم میں سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا تا آپ ﷺ نے پوچھا(این ابن عمک ؟) تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟

تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا ہم دونوں کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس سے ان کو غصہ آ گیا اور وہ باہر نکل گئے۔

تو آپ ﷺ نے کسی آدمی سے کہا(انظر این ھو؟) دیکھو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟

تو انہوں نے کہا وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ تشریف لائے اسی حال میں کہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لیٹے ہوئے تھے اور ان کے کندھے سے چادر ہٹی ہوئی تھی تو وہاں مٹی لگ گئی تو آپ ﷺ نے کہا(قم یا ابا

تراب قم یا ابا تراب) کھڑے ہو جاؤ اے ابو تراب، کھڑے ہو جاؤ اے ابو تراب۔

سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس سے زیادہ پیارا کوئی اور نام نہیں تھا (مسلم)

اس میں ایک اور بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کا اس طرح داماد کیلئے پہل کرنا لڑکی والوں کیلئے عبرت اور نصیحت کا باعث ہے۔جبکہ آلڑکی والے اپنی بیٹی کو گھر لے جا کر بٹھا لیتے ہیں تا کہ شوہر خود چل کر آئے،خوشامد درآمد کرے اور ان سے اپنی بیوی کی بھیک مانگے:

اسی طرح اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کو جب غصہ آ جائے تو فوراً اس کو اس کمرہ سے باہر کہیں چلا جانا چاہئے جیسے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو جب فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر غصہ آیا تو وہ باہر چلے گئے اور مسجد میں جا کر لیٹ گئے جس سے غصہ کے جذبات ٹھنڈے ہو گئے چونکہ غصہ میں خون کھول جاتا ہے آدمی کو پتہ نہیں چلتا اس وقت میں کیا کر رہا ہوں،لہذا جب آپ اس جگہ سے ہٹ جائیں گے تو تمام اعضاء اور دل و دماغ خون کی شریان کو سکون ہو جائے گا۔

جس سے شیطان کو غلط فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔

لہذا اس واقعہ سے ہیں تین باتیں معلوم ہوئی ہیں۔

(۱) غصہ کی حالت میں میاں بیوی فوراً ایک دوسرے سے جدا ہونے کی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کوشش کریں۔

(۲) میاں بیوی اپنے جھگڑے کی ساری تفصیل اپنے رشتہ داروں وعزیزوں کو نہ بتلا اور ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی برائیوں کو پہاڑ کے برابر بڑی برائیاں بنا کر پیش نہ کریں۔ گھر کا جھگڑا گھر ہی میں مختلف تدبیروں اور دعاؤں کے ذریعہ چکانے کی کوشش کریں۔ جس کے ذریعہ گھر کی اصلاح گھر کے اندر ہی ہو جائے۔

(۳) صلح کرانے والا کوشش کرے انکا ذہن جھگڑے کی باتوں سے ہٹا کر کسی ایسی بات کی طرف متوجہ کر دے جو اس کو خوش کر دے۔ جیسے حضور اکرم ﷺ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یوں مخاطب ہوئے۔

قم یا أبا تراب ، اے ابوتراب اٹھو۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے بیویوں کی بعض زیادتیوں پر قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جاؤں گا تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے دل بستگی کے طور عرض کیا یارسول اللہ ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے مگر جب مدینہ آئے تو دیکھا کہ انصار عورتیں مردوں پر غالب ہیں، ان کو دیکھ کر قریش کی عورتیں بھی اس سے متاثر ہوگئیں۔ اس کے بعد حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں۔ میں نے ایک آدھ بات کی جس سے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر تبسم کے آثار ظاہر ہوئے۔ لہذا ہر صلح

کرنے والے شخص کیلئے ان دونوں قصوں میں نمونہ ہے کہ صلح کرانے والا یا کرانے والی / خوش اسلوبی سے پہلے ایسی باتیں کرے جس سے شوہر کا غم غلط ہو جائے اور غصہ کم ہو جائے اس کا دھیاں کسی اور طرف چلا جائے، کسی طرح وہ مسکرا دے پھر بات شروع کرے اس بنیاد پر کہ جو ہو گیا کو بھول جاؤ آئندہ خیال رکھنا، اب نئے حوصلے ولولے، نئے عزم کے ساتھ اپنے آج اور کل کو خوشگوار بنانے کیلئے نئی زندگی شروع کرو.....

﴿فوٹو..... مووی سے بچنا﴾

تیسری نصیحت یہ ہے کہ منگنی سے پہلے [illegible] والوں سے شرط لگا دیں کہ ہم فوٹو، مووی نہیں بنوانے دیں گے، جس دعوت میں فوٹو مووی کی لعنت ہوگی وہاں ہم نہیں آئیں گے اس لئے کہ اس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منع کیا ہے، ہم کوئی کام ایسا نہیں کر سکتے جس کو ہمارے مالک ہمارے آقا نے منع فرما دیا ہو۔

ہمارے ہاں ایسے قصے بھی آچکے ہیں کہ مووی بنانے والوں نے اپنے پاس اس کیسٹ کی کاپی محفوظ رکھ لی، اس کے مناظر میں کچھ جوڑ توڑ کر کے پھر دلہن اور دولہا والوں کو بلیک میل کیا کہ اتنے لاکھ دو ورنہ.....

اور اگر یہ نہ بھی ہو تو کتنی بری بات ہے

کہ عورت قبر میں چلی جائے لیکن اس کی بے حیائی بے پردگی کی [illegible]

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

والی تصویر مووی میں محفوظ ہو اور اس کو دنیا میں جو بھی جہاں بھی دیکھے وہ اس عورت کو دیکھ کر لذت اٹھائے، یہ مر چکی ہو لیکن اس کا گناہ زندہ ہو۔ ایک عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک شوہر کیلئے بنایا تھا اب سینکڑوں لوگوں کی پر ہوس نظروں کا نشانہ بنی ہوئی ہے مووی بنوانے کی وجہ سے۔

اس لئے مووی، فوٹو بنوانا، نامحرم لوگوں کا دلہن کے پاس منہ دکھائی کی رسم کے وقت آنا، ایسا میک اپ استعمال کرنا جس سے وضو نماز نہ ہو ان سب سے بچنا چاہیئے

یاد رکھیئے! شوہر کے دل میں محبت، اور گھر میں سکون اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے سے ملے گا دل تو اللہ ہی کے قبضہ میں ہے مروجہ بیوٹی پارلر..... جہاں اللہ تعالیٰ کے بے شمار احکام توڑے جاتے ہیں وہاں سے میک اپ کروا کر شوہر کے پاس گئی تو یہ ناجائز نحوست شوہر کے دل میں بغض و نفرت آج نہیں تو کل ضرور بیٹھا دے گی۔

لہٰذا بیوٹی پارلر میں نہ خود جائیں نہ دوسروں کو بھیجیں۔ یہ یقین رکھیں کہ دل میں محبت ڈالنے والے اللہ ہیں، دلوں کے مالک اللہ ہیں۔ رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان انسانوں کے دل ہیں، وہ جیسا چاہیں اسکو پھیر دیتے ہیں جو سادہ زینت گھر میں ہو سکے وہ کر لے، اللہ تعالیٰ اسی زینت و میک اپ (جو جائز طریقہ

سے ہو اللہ کو راضی کرتے ہوئے ہو اس) کے ذریعہ شوہر کے دل میں نہ مٹنے والی محبت بٹھا دیں گے اور پہلی رات ہی سے میاں بیوی میں ایک روح دو جسم والا تعلق ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ تمام دلہنوں کو ہر قسم کے ناجائز و حرام کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جن کاموں کو نہ کرنے کا حکم دیا اس سے بچنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

﴿نیک بیوی کے کام کاج﴾

سویرے سے اٹھی وفادار بیوی
نماز فجر سب سے پہلے ادا کی
ادھر خادمہ چولھا سلگا رہی ہے
ادھر بیوی بچوں کو بہلا رہی ہے
کوئی گود میں ہے کوئی پاؤں پاؤں
چمن میں ٹہلتے ہیں تاروں کی چھاؤں
کوئی رو رہا ہے کہ بسکٹ کھلاؤ
کوئی رو رہا ہے کہ کپڑے پہناؤ

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

غرض اس نے ایک ایک کے منہ کو دھلایا
کھلائی انہیں روٹی پانی پلایا

جو فارغ ہوا ہاتھ منہ دھو کے شوہر
تو کھانا رکھا سامنے اس کے چن کر

سدھارا وہ جب اپنے کاموں کو دفتر
تو فارغ ہوئی آپ بھی کھانا کھا کر

اٹھا لائی بیٹی اٹھا لائی کپڑے
انہیں اپنے ہاتھوں سے خود چھانٹے کرتے

نماز و ظیفہ سے جب پائی وہ فرصت
تو لے بیٹھی وہ پڑھنے کو "فضائل اعمال"، "بہشتی زیور"

جو بے پر وہ کوئی سہیلی وہاں آئی
تو تیور بہت اس نے جل کر چڑھائی

یہ چاہے تو جنت ہی گھر کو بنا دے
یہ چاہے تو دوزخ سے اس کو بڑھا دے

یہ چاہے تو عزت ہماری بڑھا دے

یہ چاہے تو ذلت میں ہم کو گرا دے
یہ چاہے تو رسوا زمانے میں کردے
یہ چاہے تو عزت کے پھٹ جائیں پردے
زمانے کی رفتار بتلا رہی ہے
صدا چار جانب سے یہ آرہی ہے

کہ علم نسواں ترقی کا در ہے
کہ علم نسواں ترقی کا در ہے

﴿اے میرے پریتم اے میرے پریتم﴾

(محبوب سرتاج)

خاموش و غمگین بیٹھی ہوں اس دم
دل ہے پریشاں آنکھیں پرنم
طاری ہے گویا حسرت کا عالم
اور لکھ رہی ہوں یہ نظم پرغم
اے میرے پریتم، اے میرے پریتم

پیہم تمہاری یاد آرہی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

قلب و جگر کو برما آرہی ہے
ترسا رہی ہے تڑپا رہی ہے
اور کر رہی ہے اک بارش غم
اے میرے پریتم ،اے میرے پریتم

مایوس دل ہے سونا مکاں ہے
پہلی سی اب وہ رونق کہان ہے
افسردگی ہرشی سے عیاں ہے
چھایا ہوا ہے دل سوز ماتم
اے میرے پریتم ،اے میرے پریتم

تھے وصل کے دن عشرت بداماں
ہر سو خوشی کے جلوے تھے رقصاں
ہر شام رنگیں ، ہر صبح خنداں
کیا دن تھے وہ بھی رہتے تھے باہم
اے میرے پریتم ،اے میرے پریتم

بیٹی کی رخصتی

ابھی کل تک تھیں جن ماں باپ کی لخت جگر بیٹی
وہی کرتے ہیں اب رخصت تمہیں با چشم تر بیٹی
نظر کا نور تھیں آنکھوں کی ٹھنڈک چاندنی گھر بیٹی
تمہیں کہتے تھے جان مادر و جان پدر بیٹی
بھلا دو دل سے اب ماں باپ کے گھر کی محبت کو
نہ جاؤ اس طرح میکی سے نم با چشم تر بیٹی
خوشی سے اپنے گھر جا کر ہو آباد اور پھولو پھلو
نصیحت باپ کی یہ یاد تم رکھو گھر بیٹی
ازل سے شیوہ صبر و رضا بیٹی کی فطرت ہے
نہ ٹپکے آنکھ سے ہر چند ہو خون جگر بیٹی
جو کچھ اس زندگی میں پیش آئے اس کو سہ لینا
ابھی تک تو غم ہستی سے تم بے خبر تھی بیٹی
خوشی سے صبر سے بار غم و تکلیف اٹھا بیٹی
بنا لینا محبت سے دلوں میں سب کے گھر بیٹی
رہے پیش نظر ہر وقت ہر شے پر مقدم ہو

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

رضا جوئی رفیق زندگی کی عمر بھر بیٹی
بنا لینا دل وجان سے اسی کو اسوۂ ہستی
ملے ہیں مکتب مادر سے جو درس ہنر بیٹی
وطن میں جس کی عزت کا ہمیشہ پاس رہتا تھا

﴿باپ کی تڑپ بیٹی کے لئے﴾

اے لخت جگر اے میرے ماہ پارے اے بیٹی مرے دل کے روشن ستارے
تری والدہ کی یہ حالت ہے بیٹی کہ روتی ہے چھپ چھپ کے گھر میں اکیلی
نہیں دل بہلتا ہے بہلائیں کیوں کر رکھیں کس طرح کلیجہ پہ پتھر یہاں
تو پہنے پہلے اور پرانے کبھی سخت اور ست تجھ کو کہا ہے
کبھی بھوکا پیاسہ بھی رہنا پڑا ہے کبھی سخت اور ست تجھ کو کہا ہے
ہر اک بار خدمت کا تو نے اٹھایا مگر تیرے چہرے پہ بل تک نہ آیا
خدا کیلئے اپنا دل صاف رکھنا جو گذری ہیں تکلیفیں وہ معاف کرنا
مگر اب شریعت سے مجبور ہیں ہم یہ حکم خدا ہے کہ معذور ہیں ہم
تجھے آج قدرت نے یہ کن دکھایا تجھے تیری بہنوں نے باپردہ دلہن بنایا
مبارک ہو سسرال جانا مبارک شریعت سے شوہر کا پانا مبارک
مگر چند باتیں مری یاد رکھنا کبھی اف نہ کرنا ہر دکھ بھی سہنا

نہ گھبرانا طوفان باطل سے ڈر کر قدم حق کے جانب تو رکھنا سنبھل کر
کبھی حکم شوہر سے غفلت نہ کرنا صداقت سے جینا شریعت پر مرنا
محمد ﷺ کے پیغام پر دل سے جینا غریبوں فقیروں سے نفرت نہ کرنا
نماز اور روزہ وہ فرمان حق کے نہ چھوٹیں کبھی جان کر بیٹی تجھ سے
شکایت کا موقع کسی کو نہ دینا کبھی بھول کر بھی تو چغلی غیبت نہ کرنا
رہے گا ترے در پہ دامان رحمت تری گود بچوں سے بھر دے گی قدرت
ترے سائے میں جب یہ بچے پلیں گے تو مذہب کی راہ مجاہد بنیں گے
یہ دین اور دنیا میں اجالا کریں گے یہ توقیر ملت بالا کریں گے
مبارک ہو تجھ کو اپنا گھر بنانا مبارک ہو شوہر کی گلیاں بسانا
جدا تجھ کو کرنا گوارا نہیں ہے
مگر حکم قدرت میں چارہ نہیں ہے

﴿شوہر کی گھر سے روانگی کے آداب﴾

نیک بیوی کو چاہئے کہ جو شوہر کا وقت متعین ہے روانگی کا اس سے پہلے ہی اس کے کاموں کے سمیٹنے میں اس کی مدد کرے تا کہ وہ وقت مقررہ پر اپنے کام پر پہنچ سکے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت بیوی کا تھوڑی سی فکر و چستی کے ساتھ شوہر کی مدد کرنے سے شوہر کئی پریشانوں سے بچ جاتا ہے بعض اوقات شوہر جانے کی فکر

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

میں اپنی کئی چیزیں بھول جاتا ہے جو اسکو دکان.....دفتر.....پہنچنے کے بعد یاد آتی ہے پھر کئی مرتبہ دوبارہ آنے کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے یا کسی کو بھیج کر منگوانا پڑتا ہے۔ جو میاں بیوی دونوں کیلئے پریشان کن ہوتا ہے۔

لہٰذا سمجھدار بیوی کو چاہئے کہ ان چھوٹے چھوٹے کاموں کی فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے شوہر کی محبت اور دعا لے سکتی ہے مثلاً رات کو شوہر کوئی امانت لائے کہ صبح دکان لے جانا ہے اب وہ میز پر رکھی ہی رہ گئی صبح دکان کو وہ شخص آئے اب خیال آیا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اب اس پریشانی میں لگ کیسے منگواؤں؟ یا صبح کپڑے تبدیل کئے دفتر جانے کیلئے جیب میں فون کی ڈائری بھول گئے یا دوسری منزل سے نیچے اترے دکان کی چابی میز پر رہ گئی سمجھدار بیوی وقت سے پہلے ہی شوہر کیلئے ناشتہ روزانہ لے جانے کا ضروری سامان وغیرہ تیار کر لیتی ہے اب شوہر اطمینان اور فرحت کے ساتھ اپنے کام کیلئے روانہ ہوتا ہے محبت سے پیش آنے والی ایسی بیوی کو شوہر اپنے دل کے ہو گوشے اور جسم کے ہر روئے سے دعائیں دیتے ہوئے اپنے حلال معاش کی طلب کیلئے روانہ ہوتا ہے اطمینان سے گھر سے نکلتے ہوئے دو رکعت نفل پڑھ کر روانہ ہوتا ہے سنت کے موافق گھر سے نکلنے کی دعا:

بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

پڑھتے ہوئے روانہ ہوتا ہے۔ اور بیوی اس کو فی امان اللہ.....استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم اعمالک۔ کی دعائیں دیتی ہوئی اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت میں سپرد کرتی ہے۔

اب ایسے میاں بیوی میں کیسے جھگڑا ہو سکتا ہے۔ شیطان کو ایسے گھر میں آنے کا کیسے موقع ملے گا۔ الغرض مسلمان بیوی اس چھوٹے سے عمل سے اپنے گھر کی دنیا کو کتنی آسانی سے جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ دن بھر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں اور شوہر کی دعاؤں کے سائے میں کس طرح اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کر سکتی ہے کاش عورتیں اس گر کو پہچاننے اور اس پر عمل کرنے والی بن جائیں۔ آمین!

﴿الوداعی﴾

ایک دوشیزہ کا جب ڈولا چلا — سارے گھر میں حشر برپا ہو گیا
ماں ہوئی بیٹی سے اپنی ہم کلام — جا کے کرنا ساس کو بیٹی سلام
اور خسر کا اپنے تو کرنا ادب — تا کہ کہلائی نہ جائے حرام
اپنے شوہر کا تو کرنا احترام — زندگی تیری نہ جائے حرام
سب ہی گھر والے ہوں تجھ سے باغ باغ — تو اندھیرے گھر کا کہلائے چراغ
سخت لہجہ میں نہ کرنا گفتگو — سادگی سے گھر میں رہنا نیک خو
اور الٹے جب کوئی تیر انقلاب — تجھ کو شرمندہ کرے تیرا شباب

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

سب سے پہلے سو کے اٹھنا خبر — سینہ بے باک پر رکھنا نظر
میں سمجھتی ہوں تیری بیتا بیاں — شعلہ الفت کی ہیں یہ گرمیاں
اپنے رخ سے تو ذرا آنچل اٹھا — پھر ذرا تو چاند سے رخ کو دکھا
جاتے ہی کرنا تو گھر کا کام کاج — بس یہی دنیا کا ہے رسم و رواج
جب تو گھر کے کام کاج لگ جائے گی — سب ہی گھر والوں میں عزت پائے گی
سب بڑے چھوٹے کے کرنا کام تو — باپ ماں کا بیٹی کرنا نام تو
اپنے شوہر کو نہ دینا تو جواب — تاکہ شرمندہ نہ روز حساب
الوداعی نصیحت اب میں کہہ چکی — تجھ کو ہر اک بات میں سمجھا چکی
مال وزر کرتی ہوں میں تجھ پر نثار — آ گئے ڈولا اٹھانے کو کہار
نیک ساعت ہوں خدایا اس گھڑی — اب جدا ہوتی ہے مجھ سے دلبری

﴿شوہر کی اطاعت اور حقوق کے متعلق چند احادیث﴾

شوہر کی اطاعت کتنی اہم اور ضروری ہے اس کا اندازہ آپؐ کے ان ارشادات سے لگائیں خوب غور سے ان کو پڑھئے اور پڑھنے میں معمولات (یعنی عمل کرنے) میں اضافہ کی نیت سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگ لیں کہ اے اللہ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی

رہے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عزت و آبرو بچائے یعنی پاکدامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے (مشکوۃ ۲۸۱)

غور کیجئے مسلمان عورت جنت کتنے طریقوں سے لے سکتی ہے! شوہر کی اطاعت کرنے سے اور تمام ان کاموں میں اسکی بات ماننے سے (جہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو) اس عورت کی دنیا بھی بنے گی گھر بھی خوشحال ہوگا اور آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ خدا کے مہمان خانے میں نعمتوں اور حمتوں کے ٹھکانے یعنی جنت میں اس عورت کا محل بنے گا اور یہ عورت خواہ کیسی ہی سانولی یا کالی ہو لیکن ان اعمال کی وجہ سے (یعنی نماز کی پابندی روزوں کا اہتمام اور عفت یعنی ہر نامحرم مرد سے پردہ کا اہتمام اور شوہر جائز کام میں اطعت و جرمانبرداری (یعنی ہر کام میں جی ہاں جی ہاں کہنے کی رٹ لگی ہوئی ہو) ایسی عورت حوروں سے بھی زیادہ حسین کردی جائے گی۔ دنیا کی عورت جنت میں حوروں سے زیادہ حسین کردی جائیگی۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روح المعانی میں پارہ نمبر ۲۷ سورۂ رحمٰن کی تفسیر کے ذیل میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول [illegible] میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟

[illegible] نے فرمایا اے سلمہ جنت میں مسلمان عورتیں حوروں سے بھی زیادہ حسین

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

کردی جائیں گی۔ پوچھا وہم ذاک ایسا کیوں ہوگا؟ یعنی کون کون سے اعمال کرنے کی وجہ سے ایسے انعامات ملیں گے۔ آپؐ نے فرمایا:

بصلاتهن و صيامهن و عبادتهن البس الله وجوههن النور۔ (روح المعانی ص ۱۲۶۔ج ۲۷) ترجمہ: ان کی نمازوں روزوں اوران کی عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر اللہ تعالیٰ اپنا نور ڈال دیگا۔ (ماخوذ از وعظ مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم) اللہ جس پر اپنا نور ڈال دے اس کے حسن کا کیا عالم ہوگا یہ نور حوروں میں نہیں ہوگا یہ اضافی نور ہگا جو مومنات صالحات کیلئے ہوگا۔ اسی طرح طبرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے عہد میں ایک مرتبہ چند عورتیں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے اپنی طرف سے ایک عورت کو رسول اللہؐ کی خدمت بابرکت میں بھیجا تا کہ وہ آپ سے عرض کرے کہ اے اللہ کے رسولؐ میں عورتوں کی طرف سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں پوچھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر ان میں کوئی فتح یاب ہوجائیں یا ان کو کوئی تکلیف پہنچے تو انہیں اجر وثواب ملتا ہے اور اگر وہ شہید ہوجائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص شان سے زندہ سلامت رہتے ہیں اور انہیں رزق ملتا رہتا ہے اور ہم عورتیں جو ان کی خدمت کرتی ہیں بتلایئے ہمیں اس اجر وثواب میں سے کیا ملے گا۔ نبی کریمؐ نے انہیں ان الفاظ میں جواب دیا:

ابلغی من لقيت من النساء ان طاعة الزوج واعترافا بحقه يعدل ذلک و قليل منكن من عفعله (الجامع الكبير ج ۲ ص ۴۶۴ الترغيب والترهيب ۱۱ ذری ۴/ ۱۲۱) ترجمہ: جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو ان کو میری ۔ سے کہ پیغام پہنچادو کہ شوہر کی فرمانبرداری اور اس کے حق کا اعتراف کرنا اس (جہاد فی سبیل اللہ کے اجر وثواب) کے برابر ہے اور تم میں سے بہت کم ایسی عورتیں ہیں جو ایسا کرتی ہوں گی۔

اب غور کیجئے! اگر عورت مرد کی اطاعت کرنے لگ جائے اسکی ہر بات میں جی ہاں کہنا سیکھ لے (بشرائط شرعیہ) اسکے ہر کام پر لبیک کہنا سیکھ لے تو یہ عورت گھر بیٹھے بیٹھے اللہ کے راستہ میں بھوک سردی گرمی بیماری زخمی ہونا یا شہید ہونے تک کے تمام مراحل جو جہاد کے ہیں اس میں برابر کے شریک ہوکر جنت کے درجات حاصل کرسکتی ہے اور اپنے گھر کے بستر پر ملک الموت کو لبیک کہہ کر میدان جہاد کے شہیدوں کا رتبہ حاصل کرسکتی ہے۔ اور بلاشبہ جب عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی تو خاندان کا محل گرنے اور برباد ہونے سے محفوظ ہوجائے گا اور اس کی وجہ سے شوہر کے دل میں بیوی کی دلیجبت پیدا ہوجائے گی اور اس لڑائی جھگڑے ناراضگی دوری تلخی ترش روئی کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوجائے گا جو اچھے بھلے گھروں کے

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

چین وسکون کو برباد کر دیتا ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا جس عورت کی توت اس حالت میں آئے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنتی ہے۔ (ترمذی ص ۲۱۹ ج ۱)

اور نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور مرد اپنی بیوی کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر اس پہاڑ تک لے جائے اور اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر تیسرے پہاڑ پر لے جائے تو اس کو یہی کرنا چاہئے۔ (مشکوۃ ص ۲۸۱۔ ابن ماجہ) اور نبی کریمؐ نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو اپنے کام کیلئے بلائے تو اسکے پاس ضرور آجائے اگرچہ چولہے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آئے (ترمذی کتاب الرضاع ص ۲۱۹ ج۔۱) مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضرعی کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے پاس اپنی عورت کو لیٹنے کے لئے بلایا اور وہ نہ آئی پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹا رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (مسلم کتاب النکاح ۱۰۵۹/۲)

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میں کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اس کے شوہر کی بیوی بنے گی وہ یوں کہتی ہے کہ خدا تیرا ناس کرے تو اس کو مت ستا یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا

آئے گا۔ (ابن ماجہ ۱۶۴۹/۱ حم ۲۴۲/۵۔ انظر جامع الاصول لابن الاثیر ۱۶/ ۴۹۷) نبی کریمؐ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔! تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے ایک تو وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے دوسری وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو تیسرا وہ شخص جو نشہ میں مست ہو یہاں تک کہ ہوش میں آئے۔ (الترغیب والترہیب ۱۲۸/۴، فتح الباری ۲۹۴/۹) کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! سب سے اچھی عورت کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ عورت کہ جب اس کا میاں اس کی طرف دیکھے تو یہ اسے خوش کر دے اور جب کچھ کہے تو اس کی بات مانے اور جو [illegible] مال میں کچھ اس کے خلاف نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو۔

﴿اسماعیلؑ کی پہلی بیوی کا واقعہ﴾

اب ہم آپ کے سامنے مشہور کتاب (اسلام اور تربیت اولاد) سے دو بیویوں کے واقعات نقل کرتے ہیں کہ شاکرہ بیوی کی کتنی فضیلت ہے تاکہ آپ کو بھی شکر کی توفیق ہو اسماعیلؑ کی پہلی بیوی جس نے اپنے گھر کے فقر وفاقہ کی شکایت کی اور دوسری بیوی جس نے شکایت کے بجائے شکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہت اچھے حال میں رکھا ہے تو ان کو ابراہیمؑ نے دعا دی اے اللہ ان کیلئے ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: یہ سب کچھ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

برکت ہے۔اس سے آپ اندازہ لگائیں گی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب بندوں انبیاء علیم الصلوۃ والسلام کی نگاہ میں شکر کرنا کتنی بڑی بات ہے اور شکر نہ کرنا شکایت کرنے ہنا کتنی بری بات ہے اور نتیجہ شکر کرنے والی کا کتنا اچھا ہوا کہ دعا بھی ملی اور نسلوں تک برکتیں چلیں اور جس نے شکر نہیں کیا اور شکایات کیں اس کو دعا بھی نہیں ملی فقر و فاقہ بھی دور نہیں ہوا اور سزا یہ ملی کہ تم نبی کے گھر میں نبی کی رفیقہ حیات بننے اور نبی کے بچوں کی ماں بننے اور نبی کی راز دار بننے کے قابل نہیں ہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص بندے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے گھروں میں تم جیسی شکایات کرنے والی عورتیں نہیں ٹھہر سکتیں۔

حضرت اسماعیلؑ کی شادی کے بعد حضرت ابراہیمؑ اپنے خاندان والوں کو تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچے لیکن حضرت اسماعیلؑ کو گھر پر موجود نہ پایا تو ان کی بیوی سے ان کے بارے میں دریافت کیا۔

خاتون خانہ: وہ ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں پھر حضرت ابراہیمؑ نے اس عورت سے ان کی زندگی و حالات کے بارے میں پوچھا۔

خاتون خانہ: ہم بہت تکلیف میں ہیں بہت بری حالت ہے (اور اس نے ان سے خوب شکایت کی)۔ حضرت ابراہیمؑ: جب تمہارا شوہر آجائے تو ان کو سلام کے بعد یہ کہہ دینا کہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لے (ان کی مراد تھی کہ اپنی بیوی طلاق

دیدے) حضرت اسماعیلؑ: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟

خاتون خانہ: جی ہاں اس حلیے کے ایک شیخ آئے تھے اور انہوں نے ہم سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو ہم نے بتلا دیا۔

پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہماری زندگی کیسی گذر رہی ہے؟ تو میں نے انہیں بتلا دیا کہ ہم تنگی و پریشانی کا شکار ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ: کیا انہوں نے کوئی وصیت کی تھی یا کوئی پیغام چھوڑا ہے؟

خاتون خانہ: انہوں نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں آپ کو ان کا سلام پہنچا کر ان کا یہ پیغام آپ کو دوں کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لیں۔

حضرت اسماعیلؑ: وہ بزرگ میرے والد ماجد تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں چھوڑ دوں لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور یہ کہہ کر انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی۔

﴿اسماعیلؑ کی شاکرہ بیوی کا واقعہ﴾

اور پھر اس قوم کی ایک اور لڑکی سے حضرت اسماعیلؑ نے شادی کر لی حضرت ابراہیمؑ ان کے پاس ایک زمانے تک نہیں آئے پھر جب وہ انکے گھر آئے تو وہاں حضرت اسماعیلؑ کو موجود نہ پایا ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا۔

حضرت ابراہیمؑ: اسماعیل کہاں ہے؟ اور تم لوگ کیسے ہو۔

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

خاتون خانہ: وہ ہمارے لئے شکار کی تلاش میں گئے ہیں اور ہم خیریت سے ہیں

آپ ہمارے مہمان بنئے کھانا کھائیے!

حضرت ابراہیمؑ: تمہارا کھانا پینا کیا ہے؟

خاتون خانہ: ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ: اے اللہ ان کے لئے ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما

نبی کریمؐ نے فرمایا: یہ سب کچھ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی برکت ہے۔

حضرت ابراہیمؑ: جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے سلام کہہ دینا اور ان کو کہہ دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ کو مضبوط رکھیں۔ جب حضرت اسماعیلؑ آئیں تو انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی صاحب آئے تھے؟

خاتون خانہ: جی ہاں ہمارے پاس نہایت اچھی صورت والے ایک بزرگ آئے تھے (اور بیوی نے ان کی خوب تعریف کی) اور انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا میں نے ان کو بتلایا کہ ہم خیریت سے ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ: کیا انہوں نے تمہیں کوئی پیغام دیا تھا؟

خاتون خانہ: جی ہاں! آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور حکم دے رہے تھے کہ آپ اپنے گھر کی چوکھٹ کو مضبوط رکھیں۔

حضرت اسماعیلؑ: وہ میرے والد بزرگوار تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو انہوں نے

مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے نکاح میں برقرار رکھوں۔

غور کیجئے! اس واقعہ کو بار بار پڑھئے کہ شکر گذار بیوی اپنے شوہر اور سسر کی نگاہ میں کتنی محبوب ہوتی ہے اسماعیلؑ کی اس شاکرہ بیوی نے صرف زمزم کے پانی اور کبھی گوشت مل جانے پر کیسا شکر ادا کیا۔ جو پریشانیاں اور تکلیفیں تھیں ان کو زبان پر ہی نہیں لائی۔ بلکہ نعمتوں کو ہی یاد کیا۔ اس پ ابراہیمؑ اللہ کے خلیل کتنے خوش ہوئے اور دعا دی۔ اور جب اسماعیلؑ آئے تو انہوں نے حالات بیان کئے اور اس شیخ کی خوب تعریف کی جب شوہر بیوی کے منہ سے اپنے والد اور والدہ کی تعریف سنے گا اس کی مشکلات اور اختلافات کی کتنی گتھیاں ان لطیف باتوں سے سلجھ جائیں گی بیوی کے منہ سے اگر شوہر ساس سسر کی تعریف سن لے تو اس کو اس بیوی پر اتنا زیادہ اعتماد ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو اپنی ہی سمجھنے لگ جاتا ہے کاش ہماری عورتیں اسکو سمجھیں اسی طرح جب ساس یا سسر اپنی بہو سے اپنے گھر کی والدہ اپنے بیٹے کی تعریف سنیں گے تو وہ ساس سسر بہو کو اور بہو کے والدین کو کتنی دعائیں دیں گے کہ کیسی اچھی بہو ہے۔

کیسے اس کے والدین نے اس کی تربیت کی۔۔۔۔۔۔ کہ بہو نے ہمارا نام روشن کیا ہمیں معاشرہ میں عزت دلوائی۔ ہماری چٹنی روٹی کو بریانی مرغی بنا کر پیش کیا۔

اللہ اس بہو کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مسلمان بہنوں کے نصیب پر اسماعیلؑ کی

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

شاکرہ بیوی کا سایہ ڈالے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی بہون کے اخلاق کی طرح ہماری بہوؤں کے اخلاق بنادے۔ آمین!

بحرحال ہر وقت شکر شکر کہنے کی عادت ڈال دیجئے ہر حال میں الحمد اللہ علی کل حال ہر حال میں الٰہی تیرا شکر ہے اتنا شکر کیجئے کہ آپ کی زبان اور دل چینی کی طرح میٹھے ہو جائیں اور آپ کا شوہر سے کبھی جھگڑا ہی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو شکر کرنے والہ بندہ اور بندی بہت ہی زیادہ پسند ہیں اس لئے اپنے تمام محسنین کا اور خصوصاً شوہر کا شکر ادا کرنا چاہئے اس کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت کہئے جزاک اللہ خیرا اللہ تعالیٰ اسکا آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے یہ کہنے کی عادت ڈالیں۔ اور چھوٹے بچوں کو بھی آپ کا عادی بنائیں اگر بچوں کو آپ پانی کا گلاس دیں تو یہ کہلوایئے بیٹا کہو۔۔۔۔ جزاک اللہ خیرا اگر بچے سے کوئی کام لیا اور وہ کام کرلے تو کہئے۔۔۔۔ جزاک اللہ خیرا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

اہم اعلان

اس کے بعد انشاء اللہ جلد مسلمان دلہا

بھی منظر عام پر آنے والا ہے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ملنے کا پتہ: **مدرسہ سیدنا خدیجۃ الکبریٰ للبنات**

محلّہ منشی آباد زرگر آباد بیرون یکہ توت پشاور شہر

عامر سجاد کمپوزنگ سنٹر

موبائل: 0333-9130628

بہترین ڈیزائینگ اور کتابت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

محلّہ جنگی پشت قصہ خوانی بازار پشاور

www.freepdfpost.blogspot.com